علمبردارِ دینِ حق تحریکِ شیرانِ اسلام کا ترجمان

ماہنامہ

الحقیقہ



درسِ قرآن

درسِ حدیث

بارانِ کرم



توحید

اور

محبوبانِ خدا کے کمالات

بیادِ مجلس احمد رضا

امامِ اہلسنت اور مسئلہ اذانِ قبر



امام احمد رضا کے تبلیغی نظریات

اپریل
2004ء



حضرت داتا گنج بخش اور اُنکی کتاب

اتحادِ ملت کی ضرورت و ضرورت

حمد باری

رب اللہ تعالیٰ ہے ۔۔۔ سب کا پالنے والا ہے
اس کا نام ہی اونچا ہے ۔۔۔ اس کا بول ہی بالا ہے
ہر رنگ اس کی قدرت کا ۔۔۔ کیا گورا کیا کالا ہے
جلوہ وحدت کیا دیکھے ۔۔۔ جس کی آنکھ میں جالا ہے
راہ طلب میں پھول کی سیج ۔۔۔ پاؤں کا ہر چھالا ہے
جس نے لگائی لو حق سے ۔۔۔ ہوش اسی نے سنبھالا ہے
غیروں کا کیا ڈر اس کو ۔۔۔ جو بھی مولا والا ہے
بے ادب اور توحید کی بات ۔۔۔ دال میں کالا کالا ہے
یارب نفس ہے پھر درپے ۔۔۔ اب تو ہی رکھوالا ہے
صدقہ کملی ﷺ والے کا ۔۔۔ کھول جو دل پہ تالا ہے
آسی پہ مرشد کا کرم ۔۔۔ پہلے سے دوبالا ہے

نعت شریف

کیا ہی مقدر والا ہے ۔۔۔ جو ان کا متوالا ہے
جلوہ قدرت کا پر تو ۔۔۔ ہر سو کملی والا ہے
نام نبی ﷺ پہ میں قرباں ۔۔۔ دو جگ کا اجیالا ہے
میرا نبی سب کا سلطان ۔۔۔ ہر بالا سے بالا ہے
ماہ چرے اور مہر پھرے ۔۔۔ کس نے حکم یہ ٹالا ہے
میرے گلے میں اے آقا ۔۔۔ تیرے نام کی مالا ہے
کیونکر پڑھے درود بھلا ۔۔۔ دشمن تو منہ کالا ہے
میں ہوں کملی والے کا ۔۔۔ میرا کملی والا ہے
ان کے گدا کا عزوشرف ۔۔۔ شاہوں سے بھی نرالا ہے
خواجہ کوثرؒ! نظر کرم ۔۔۔ خالی ابھی پیالہ ہے

شیخ کریم بچا لیجے
آسی ڈوبنے والا ہے

﴿پروفیسر محمد حسین آسی﴾

یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم

تحفظ اہل سنت کی عظیم تحریک شیرانِ اسلام کا ترجمان

ماہنامہ

مجلہ الحقیقہ

(پاکستان)

صفر المظفر ۱۴۲۵ھ اپریل 2004ء جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 6

فہرست

زرِ تعاون

پاکستان (فی پرچہ) 15 روپے سالانہ بذریعہ ڈاک -/150 روپے

	فی پرچہ	سالانہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی، انچارج دفتر الحقیقہ نقش لاثانی نگر شرقپور

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے احمد دین پرنٹرز اردو بازار لاہور سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ نقش لاثانی نگر شرقپور فون نمبر 451734 (نارووال) سے شائع کیا

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یونس ۔ ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے دلیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ

اداریہ

کیا فرماتے ہیں جناب صدر؟

سہو بہت دل کے قلم سے

دنیا جانتی ہے کہ آج سے تقریباً اڑھائی سال قبل دورِ حاضر کے فرعون اکبر بش نے افغانستان کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تو انہوں نے اسے 'صلیبی جنگ' قرار دیا تھا۔ جب بعض مسلمان فرمانرواؤں نے اس پر احتجاج کیا، اس لئے کہ مسلمانوں کو دبانے کے اس 'کارِ خیر' میں ان کی شمولیت کی 'جائز' صورت پیدا ہو جائے تو بش نے اس لفظ کی تاویلات شروع کر دیں۔

اور اب پھر امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے ۱۱ ستمبر کے واقعات کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے روبرو بیان کی تفصیلات کے مطابق کہا کہ ہم نے مشرف سے کہا تھا کہ ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے میں فیصلہ کریں اور اس صلیبی جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں ہم اس بات کو سمجھتے تھے کہ ہماری طویل حکمت عملی کے لئے پاکستان کی مدد چاہیے کیونکہ القاعدہ نیٹ ورک کے خاتمے کے لئے ضروری تھا کہ پاکستان طالبان کی حمایت ترک کر دے۔ صدر پرویز مشرف نے اپنی پالیسی ترک کرتے ہوئے ہمارا ساتھ دینے کا تاریخی فیصلہ کیا۔ (نوائے وقت لاہور، ۲۵ مارچ ۲۰۰۴ء ملخصاً)

جناب صدر آپ کے دو 'بزرگوں' کے بیان سامنے ہیں۔ کیا یہ حقیقت حال کے مطابق ہیں۔ آپ بھی کچھ فرمائیں اور اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ صلیبی جنگوں میں جو شخص اسلام کو معاذ اللہ ملیا میٹ کرنے کی کوششوں کے مجرم کا ساتھ دے، خود کیا ہوتا ہے۔ آپ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ اتنے بڑے شیطان آپ کی تعریف کر رہے ہیں بلکہ یہ مدحت سرائی تو دو جہان کی رسوائی ہے۔ امریکہ کا پاکستان کو غیر نیٹو اتحادی بنانا یا کچھ پابندیوں کا خاتمہ تو انعام نہیں، غلامی کی زنجیریں ہیں۔ کاش اے سید بادشاہ کبھی آپ کی غیرت جاگے۔

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ؟

تحریک شیران اسلام

مجلہ 'الحقیقہ' تحریک شیران اسلام کا ترجمان ہے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کا لازم و ملزوم بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود الحقیقہ میں ان کی ترجمانی کا ذکر اشارۃً کنایۃً بھی اکثر و بیشتر نہ ہو سکا حالانکہ ان دونوں کی تاریخ بھی ایک اور مقصد اجرا و تشکیل بھی ایک ہے۔ ہوا یہ کہ اپنے پیر و مرشد

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور قبلہ عالم قیوم زمانی حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب محدث اشرفی قدس سرہ کی دعا سے دوسری بار ۲۰۰۰ء میں حج و زیارت کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوا تو خصوصاً مدینہ منورہ میں بار بار ایک ہی خیال دل میں آتا تھا کہ یہاں سے واپسی پر کوئی علمی کام کرنا ہے چنانچہ میں نے اپنی بساط کے مطابق زیادہ سے زیادہ دینی ادب کی کتابیں خریدیں اور دوستوں سے حاصل کیں۔ گھر آیا تو اچانک ایک دن اپنی لائبریری کی طرف متوجہ ہوا۔ اس میں 'مجلہ الدعوۃ' کے سات آٹھ شمارے بھی تھے۔ یہ ماہنامہ نام نہاد جہادی تنظیم 'لشکر طیبہ' کا ترجمان نظر آیا۔ مجھے یہ چند شمارے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ہر شمارے میں تاریخ اسلام کی کسی نہ کسی عظیم شخصیت کا مذاق اڑا کر اور اس کو کافر و مشرک کہہ کر حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر یہ شمارہ کسی عام فرقہ وار گروہ کا نمائندہ نہیں بلکہ ساری قوم سے چندہ یا چندے بٹورنے والی نام نہاد جہادی تنظیم کا ترجمان ہے۔ آخر اس کی زبان میں ملامت کیوں نہیں۔ پھر دوسری تحریروں پر غور کیا گیا، تو یوں محسوس ہوا جیسے 'جہاد کشمیر' محض نعرے کی حیثیت رکھتا ہے، ان کا اصل ہدف پاکستان ہے اور جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے جیالوں نے مسلمانوں کو مشرک کہہ کر طائف، مکہ معظمہ اور آخر میں مدینہ منورہ میں قتل عام کا بازار گرم کیا تھا اور کئی صدیوں تک کے پہلے مسلمانوں کو بھی کافر و مشرک گردان کر موجودہ مسلمانوں کا قتل عام آسان بنا دیا گیا تھا۔ یہی کھیل پاکستان میں دوبارہ شروع کرنے والے ہیں۔ انکے مرکز مرید کے میں اسلحہ کے انبار لگ رہے تھے۔ ہر سال پہلے سے زیادہ ہتھیاروں کی نمائش کی جاتی تھی، وہاں مقررر اور مناظر اور وہ بھی عیسائیوں یہودیوں کے خلاف نہیں بلکہ از حد فروعی مسائل مثلاً رفع یدین و فاتحہ خلف الامام پر تیار کئے جاتے ہیں۔ پھر تحقیق کی گئی تو یہ اطلاعات بھی آئیں کہ ملک کے طول و عرض میں کشمیر کے ان مجاہدوں نے اہل سنت کی بعض مساجد پر قبضہ کرنے کی ناپاک کوشش بھی کی ہے۔ پھر ان کے جہاد کشمیر پر تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا وہاں بھی ان کا جہاد اولیائے کرام کے مزارات کی بے حرمتی تک محدود ہے۔ چونکہ لشکر طیبہ کے نزدیک یہ شرک کے اڈے ہیں لہذا انہیں تباہ و برباد بھی 'جہاد' کے زمرے میں آتا ہے اور یہاں پاکستان میں جہاد کے لئے چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ شق بھی شامل ہے۔ یعنی اللہ والوں کے مزارات جن سے مسلمانوں کو ولولہ توحید ملتا ہے، مگر وہابیوں کو ان سے شرک کی بو محسوس ہوتی ہے۔

اس صورت حال سے سخت پریشانی ہوئی خصوصی اس سے کہ قوم کے رہبر کتنے بے خبر ہیں اور رہزن کتنے ہشیار۔ پاکستان کے اندر کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے کسی کو احساس نہیں۔ چنانچہ دشمنان اسلام کی ایسی خفیہ سازشوں کو جو اسلام کے نام پر اسلام کی حقیقت کے خلاف کی جا رہی ہیں منظر عام پر لانے کے لئے 'شیران اسلام' کی تحریک کا آغاز ہوا جس کے سارے منشور کا خلاصہ یہ ایک پنجابی شعر ہے۔

رسول اللہ ﷺ توں صدقے جان میری

ایہ فانی زندگی قربان میری!

اسی مقصد کے لئے 'مجلہ الحقیقہ' کا اجراء کیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ علماء و مشائخ کی ایک واضح تعداد نے سرپرستی فرمائی اور رب کریم اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے فضل سے ہمارے کام کی بہ نسبت بہت زیادہ کامیابی ملی۔ کالجوں اور سکولوں میں یہ تاثر جو پھیلایا جا رہا تھا کہ 'الدعوۃ' کا جواب نہیں، ختم ہوا۔ یہ ہمیں دھمکیاں دی جا رہی تھیں کہ لشکر طیبہ پاکستان کی سب سے بڑی دہشتگرد تنظیم ہے۔ دم توڑ گئیں حتیٰ کہ حکومت نے بھی اس کے مخصوص مقاصد و مفاسد کو بھانپ کر پابندی لگا دی۔

الحمد للہ کئی مقامات پر 'شیران اسلام' کی کارکردگی کھلی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے، مگر یہ سب کچھ ہمارا کارنامہ نہیں بلکہ یہ اللہ کے کرم، حضور ﷺ کی رحمت اور صوفیہ عظام علیہ الرضوان خصوصاً تاجداران لاثانی قدس سرہم کے صدقے میں ہیں۔

☆—☆—☆

اتحاد ملت کی ضرورت و صورت (۱۶)

بقلم محمد حسین ...

مختصر یہ کہ عالم کفر اپنے بعض متضاد نظریات اور گوناگوں اختلافات کے باوجود اس بات پر متفق ہے کہ سب مل جل کر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ لوح ہستی سے اسلام کا نام و نشان تک مٹا دیں۔ اور دنیا میں کوئی بھی دین حق کا نام لیوا باقی نہ رہے۔ کفر کے فرزندوں پر یہ جنون اس قدر سوار ہے کہ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو ماننے والے ہندو بھی اس ناپاک ارادے میں ان دہریوں کے ہمنوا ہیں جن کو کسی ایک خدا پر بھی یقین نہیں اور یہودی و نصرانی لوگ جو صدیوں تک ایک دوسرے کے خلاف لڑتے جھگڑتے رہے۔ ایک دوسرے سے محبت کی پینگیں بڑھا کر اللہ کے آخری پیغام کو نیست و نابود کرنے کی سازشوں میں سرگرم ہیں یہ کوئی راز کی بات نہیں، ہر وہ شخص جس کو کچھ نہ کچھ دل بیدار ملا ہے، اور جس کی موجودہ حالات پر کچھ نہ کچھ گہری نظر ہے، عالم کفر کے ان ناپاک ارادوں سے باخبر ہے۔ اس صورت سے نمٹنے کے لئے ملت اسلامیہ کے لئے جو چیزیں از حد اہمیت رکھتی ہیں ان میں اتحاد و تنظیم سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ مگر افسوس اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں اور بظاہر وہ حضرات جنہوں نے توجہ دی اور اتحاد ملت کا نعرہ لگایا، ان کا طرز عمل قوم کو یکجان و یکدل کرنے کے بجائے اور بھی فساد انگیز و انتشار پرور ہو گیا۔ گویا ان کی مساعی جمیلہ سے پہلے قوم میں جو تھوڑا بہت اتحاد تھا، ان کی برکت سے وہ بھی جاتا رہا اور انتشار ختم ہونے کے بجائے اور زیادہ بڑھ گیا۔ مولانا مودودی جیسے لوگ بھی ایسے ہی مصلحین میں شامل ہیں، جنہوں نے نعرہ اتحاد کا لگایا، مگر حقیقت میں انتشار پھیلایا۔

قوم کو ایک وحدت کی شکل دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں واضح ہدایات ہیں اور خود حضور سرور عالم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ملت کی رہنمائی کرنے کے لئے کافی ہے۔ کوئی آدمی خلوص دل سے حضور پر نور ﷺ کے ارشادات ہی سامنے رکھ لے اور ان سے کوئی روشنی لینا چاہے تو واللہ یہاں سب کچھ موجود ہے۔ مگر یار لوگوں نے کیا کیا، نہ قرآن پاک کی پروا کی نہ ارشادات رسالت سے کوئی رہنمائی لینے کی کوشش کی بلکہ اپنی عقل ناتمام اور فکر خود سر کو اپنا امام بنا لیا اور پھر اسی امام کے حکم پر قرآن پاک سے کچھ آیات لیں اور اپنی مرضی کا مفہوم ان سے کشید کر لیا۔ دوسرے لفظوں میں اللہ کے پاک کلام کو اپنے ناپاک ارادوں کی بھینٹ چڑھا دیا اور یہی سلوک ان کا احادیث نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ تھا۔ ایسی صورت میں انتشار تو واقعی پھیل سکتا تھا، اتحاد کی کیا صورت نکل سکتی؟

مولانا مودودی کا طرز عمل بالکل یہی تھا۔ انہوں نے امت کے مختلف گروہوں کے عقائد و معمولات پر نظر دوڑائی تو انہیں ساری امت محمد بن عبد الوہاب اور اسمٰعیل کی طرح شرک و کفر میں ڈوبی ہوئی نظر آئی ہاں ایک چھوٹا سا گروہ جو ان کے شعور میں بھی وہابی تھا، انہیں پسند آیا اور اپنے آباء و اجداد و نیز مجتہدین و مجددین کے برعکس وہ فکری طور پر اسی میں شامل ہو گئے۔ مگر اس کے بھی پابند نہ رہے، چونکہ جوانی کے موسم میں بقول ان کے وہابی ہو گئے تھے، اس لئے ان میں وہابیت پھیلانے کا بڑا جوش تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں ملت کے اتحاد سے کوئی غرض ہی نہیں تھی ہاں دوسروں کو وہابیت کے جال میں پھنسانے کے لئے اتحاد کا صرف نعرہ لگایا۔ جیسا کہ اوپر آپ دیکھ آئے ہیں وہابیت کے دوسرے رہنماؤں کی طرح وہ باقی مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے بلکہ مشرک سمجھتے ہیں اور مشرک بھی کس درجے کا؟ ابوجہل وغیرہ کے درجے کا۔ لہٰذا ان کے نزدیک اتنی عظیم اکثریت کو ایک لڑی میں پرونا اتنا ضروری نہیں تھا جتنا اسے نئے سرے سے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرنے کا کام ضروری تھا۔ اس سلسلے میں واقعی مولانا نے بڑا کام کیا۔ دور حاضر کی سائنس، فلسفے، منطق اور تہذیب وغیرہ کا وسیع مطالعہ کیا اور ان سب کو بظاہر اسلام اور بباطن وہابیت کی اشاعت میں جھونک دیا۔ اس میں کیا شک ہے کہ زمانے کے بدلے ہوئے تقاضوں کی بنا پر اردو انشاء پردازی میں بڑا انقلاب آ گیا تھا اور مولانا جو بعض اخباروں اور رسالوں کے ایڈیٹر بھی رہ چکے تھے، اس میں کافی ماہر و مشاق ہو چکے تھے انہوں نے اس ساری مشق و مہارت سے فائدہ اٹھایا اور جدید تعلیم یافتہ کی

خوبصورت زبان میں ان سے خطاب کیا۔ یہ عام مولویوں کی زبان نہیں تھی۔ وہ لوگ جو حسن زبان کے دلدادہ تھے، انھوں نے شوق سے مولانا کی تحریریں پڑھیں اور ان کے گرویدہ ہو گئے۔ گرویدہ ہونے والوں کو اس تحقیق سے کوئی دلچسپی ہی نہیں تھی کہ مودودی واقعی کتاب وسنت کی ترجمانی کر رہے ہیں یا اپنے خیالات واہیہ کو آیات وروایات پر ٹھونس رہے ہیں۔ مولانا نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق جو توحید کا سبق دیا، وہ دیگان عشق نے آنکھیں بند کر کے اسے اپنا لیا اور جو مقام نبوت کے متعلق عقیدہ دیا، اسے دل وجان سے قبول کر لیا۔ یہ بحث آئندہ آئے گی کہ مولانا مودودی نے کس حد تک آیات وروایات سے بغاوت کی ہے اور اپنے زیر تربیت نوجوانوں کو کس طرح اس مقام پر پہنچا دیا کہ عظمت رسالت پر تو تنقید خود بھی کرتے ہیں مگر مودودی صاحب کو تنقید سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ ان کا ایمان بالغیب جس حد تک مودودی صاحب پر ہے۔ اس حد تک قرآن پاک پر یا اللہ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی نہیں۔ یہاں فی الحال یہ دکھانا مقصود ہے کہ حضرت مودودی کو تمام امت سے کھلے بندوں اختلاف ہے، اکابر سے بھی اور اصاغر سے بھی۔ مودودی معاصرین کو تو جاہلیت مشرکانہ کا مجرم گردان لیتے ہیں ہاں اکابر کو ایسا نہیں کہتے، ان میں بعض کو مجدد تک مان لیتے ہیں، آخر کیوں؟ وہی بات جو گزشتہ قسط میں آ چکی یعنی یہ ان کی حکمت ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید ان کی بات سننے والا کوئی نہ ہوتا یا بہت ہی کم ہوتے (اگرچہ وہ کتنی خوبصورت زبان میں ادا ہوتی)۔

آیئے مودودی صاحب کی زبان میں اس کا فلسفہ سن لیں۔

یہ بھی انسان کی عین فطرت ہے کہ وہ برائی کی کھلی دعوت کو کم ہی قبول کرتا ہے۔ عموماً اسے جال میں پھانسنے کے لئے ہر داعی شر کو خیر خواہ کے بھیس ہی میں آنا پڑتا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۱۴ مارچ ۱۹۹۷ء مطبوعہ لاہور)

مودودی صاحب کا ساری امت سے اختلاف:

وہ لوگ جو سچے دل سے اسلام کی کوئی خدمت بجا لانا چاہتے ہیں اور ملت میں انتشار کے کھلے دروازوں کو بند کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کی عدالت میں وضاحت سے یہ مقدمہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا مودودی کے نعرہ اتحاد کا تجزیہ بھی کریں اور یہ بھی دیکھیں کہ ساری امت سے الگ تھلگ ہو کر تیز ساری امت کو مشرک سمجھ کر مولانا صاحب نے اس سلسلے میں کیا خدمت سرانجام دی ہے۔ اس عبارت کو پیچھے ہم گزشتہ قسط میں نقل کر آئے ہیں، دوبارہ یہاں جملہ وار نقل کرتے ہیں اور بعد میں اس کا تجزیہ بھی جملہ واری ہوگا۔ مولانا فرماتے ہیں۔

جملہ نمبر ۱: ''انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد قہار کی خدائی کے قائل ہو گئے۔ وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہو گئیں مگر انبیاء، اولیا، شہدا، صالحین، مجاذیب، اقطاب، ابدال، علماء، مشائخ اور ظل اللہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی۔ جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا جن کی ساری زندگیاں بندوں کی خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں۔

جملہ نمبر ۲: ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارت، نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔

جملہ نمبر ۳: دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت، وفات، ظہور، غیاب، کرامات، خوارق، اختیارات، تصرفات اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہو گئی جو بت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔

جملہ نمبر ۴: تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ تعالیٰ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے۔ فرق صرف یہ کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الٰہ، دیوتا، اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث، قطب، ابدال، اولیاء، اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔

(تجدید واحیائے دین)

ہمارا تبصرہ: مولانا کی عبارت پڑھ کر دل کو سخت صدمہ ہوتا ہے کہ اتنا ذہین وفطین آدمی جس نے بزعم خود ساری عمر دین حنیف کی تبلیغ میں گزاری کس طرح

انصاف کا خون کر رہا ہے اور امت مسلمہ جس کے والی ﷺ نے قسم کھا کر اس بات کی گواہی دی ہے کہ یہ امت شرک سے محفوظ رہے گی، مولانا کس بیدردی سے ساری امت کو شرک کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ امت میں بڑے اختلافات رونما ہوئے، بڑے انقلاب آئے بہت کچھ ہوا مگر کسی امتی نے کسی ولی، کسی شہید، کسی صالح، کسی مجذوب اور کسی ابدال بلکہ کسی نبی کو بلکہ کبھی انبیاء علیہم السلام کو خدا نہیں کہا۔ وہ آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کی رضا، اللہ کی رضا، جس کی محبت اللہ کی محبت، جس سے بیعت، اللہ سے بیعت، جس کا پھینکنا، اللہ کا پھینکنا اور جس کا ہاتھ، اللہ کا ہاتھ ہے، اسے بھی آج تک اس کی امت نے عبدہ ورسولہ (یعنی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ) ہی کہا ہے، کسی نے بھی انہیں خدا نہیں کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اپنے آقا و مولا ﷺ کو عبدہ ورسولہ مان کر بھی جو تعظیم کرتے ہیں، اسے کوئی منافق برداشت نہیں کرتا، ہاں منافقین کے ہاں معاذ اللہ نبی بالکل ان جیسا بشر ہاں کی طرح ہے بس اور انہیں کی طرح بے علم ہوتا ہے اور نبی کے متعلق ان کا یہ شیطانی خیال ہی نفاق کی بنیاد بنتا ہے لہٰذا ان کی فطرت کا تقاضا ہے کہ نبی کو بڑھا چڑھا کر مت بیان کرو بلکہ

"بشر کی سی تعریف کرو، بلکہ اس میں بھی اختصار کرو" (تقویت الایمان)

گویا اول تو تعریف کا فائدہ ہی کیا اگر ضرور کرنی ہو تو بشر کی سی کرو یہ ہے اللہ کے محبوب ﷺ کے بارے میں مجدد دیوبند کا حسن ایمان اور یہی کچھ مولانا مودودی کے فکر تاریک کی دنیا ہے۔ آیئے اسے سمجھنے کے لئے قرآن پاک سے رہنمائی حاصل کریں۔ سورۃ المنافقون کی ایک آیت ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○

ترجمہ: اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لئے مغفرت طلب کرے تو (انکار سے) اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (حاضری سے) رک رہے ہیں تکبر کرتے ہوئے۔

تفسیر مظہری اور تفسیر خزائن العرفان وغیرہ کے مطابق اس سورت کی ابتدائی آیات عبداللہ بن ابی کی مذمت میں وارد ہوئیں تو اسے کسی صحابی نے فرمایا، چل حضور ﷺ سے درخواست کر کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو سجدہ کروں۔ (وما بقی لی الا ان اسجد لمحمد) اس پر یہ آیت اتری۔

کوئی صاحب از راہ انصاف فیصلہ کریں کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کو معبود یا مسجود سمجھتے تھے، کیا ان کی توحید یا ایمان میں شرک کی تھوڑی سی بھی آمیزش موجود تھی۔ نہیں ہرگز نہیں ہاں وہ بے ادب نہیں تھے اور حضور انور ﷺ کی تعظیم یوں کرتے تھے کہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جو اس وقت حالت کفر میں تھے اور حدیبیہ میں قریش کے سفیر بن کے آئے تھے، کے بقول کسی بھی بادشاہ کے درباری اس کی ایسی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

منافقین جن کے دل و دماغ کو یہ کفر کھائے جا رہا ہوتا ہے کہ نبی عام بشر سے زیادہ کچھ بھی نہیں، تعظیم نبی کے ان مظاہر کو برداشت نہیں کر سکتے اور خیال کرتے ہیں کہ ایسا ادب و تعظیم بجا لانے والا مسلمان دراصل اپنے نبی کو خدا سمجھتا ہے، مسلمان پانچ وقت اذانوں میں چیخ چیخ کر اللہ کی توحید کی گواہی دیں، کلمہ پڑھ پڑھ کر اس کے وحدہ لاشریک ہونے کی شہادت دیں، بات بات پر عقیدہ توحید کا اعلان کریں، جب تک اپنے نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ادب و تعظیم سے (معاذ اللہ) دستبردار نہیں ہوں گے، منافق کی آنکھ کو، مشرک ہی نظر آئیں گے۔ اب بھی آپ اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان پڑھ کر دیکھ لیں، اس بدبخت نے حضور ﷺ کی امت کو کس کس طریقے سے گستاخی و بے ادبی پر ابھارنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ بھلا حضور پر نور رحمۃ للعلمین ﷺ نے انہیں کیا نقصان پہنچایا ہے اور کس بات کا بدلا حضور پر نور ﷺ سے لیا چاہتے ہیں، سچ فرمایا اعلیٰ حضرت مجدد ملت علیہ الرحمہ نے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

خیر اسمٰعیل کا اپنا زمانہ تھا، انگریز کو ایسے شعلہ نواؤں اور آتش بجانوں کی ضرورت تھی جو اپنے اور دوسروں کا ایمان جلا کر بھسم کر دیں مگر مولانا مودودی کا دور تو بالکل ایسا نہیں تھا، کچھ فرق تھا بھلا مولانا مودودی کی حضور پر نور ﷺ سے بیر ناراضی کیا تھی۔ حضور پر نور ﷺ تو بہر حال رحمۃ للعلمین ہیں اور ہمیشہ رحمۃ للعلمین رہیں گے، آپ نے ہمیشہ انسانیت کا بھلا سوچا اور اپنوں بیگانوں پر رحمت و رافت کا مینہ برسایا، ان کے لطف عام کا تقاضا تو یہی ہے کہ پوری انسانیت اپنے محسن اعظم و اکرم ﷺ کی تعظیم بجا لاتی رہے مگر افسوس دور حاضر کے بعض ایسے احسان ناشناسوں نے حضور ﷺ کی محبت کو غیر ضروری سمجھا، منافقین کی طرح اطاعت سے دھوکا

دیا اور ساتھ ہی ساتھ ادب سے تہیدست ہو کر دوسروں کو بھی اسی راہ خلق پر چلانے کی کوشش کرتے رہے، گویا حضور ﷺ کی رحمت عامہ کا تقاضا تو یہ تھا کہ سب انسان مودب ہوں اور ان "مصلحین" کا عنوان آرزو یہ ہے کہ سب تو ایک طرف، خود مسلمان بھی اللہ کے محبوب اعظم ﷺ کو اپنے جیسا سمجھیں، ان کی تعظیم سے محروم ہو جائیں اور دوسروں کو بھی یہ سبق دیں۔

اس پس منظر میں آیئے حضرت مودودی کے پہلے جملے کی طرف، انھوں نے انبیاء علیہم السلام کا ذکر محض تکلف سے کیا ہے ورنہ اس سے ان کی مراد حضور پر نور ﷺ کی ذات ہے یہی وجہ ہے کہ انھوں نے جن بزرگوں کے خدا مانے جانے کا ذکر کیا ہے، ان کا تعلق مسلمانوں ہی سے ہے اور یہ سب اہل اسلام کی اصطلاحات ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی تبلیغی مساعی کا دنیا پر کبھی ایسا اثر نہیں ہوا کہ ان کے بعد اولیاء و صلحا کو خدا مان لیا گیا ہو اور شاہتوں میں غوث قطب ابدال جیسی اصطلاحات مروج تھیں۔ بلکہ کھلم کھلا شرک ہوتا تھا، تھوڑے سے عرصے کے لئے اور چھوٹے سے علاقے میں اور وہ بھی چند افراد پر توحید کے اثرات ہوتے مگر پھر وہی صورت حال ابھر آتی اور لوگ شرک سابق میں کود جاتے، پتھروں، پہاڑوں، دریاؤں، جنگلوں، بتوں وغیرہ کو خدا بنا لیا جاتا، نبی سے بھی بعض دلعہ جھوٹی عقیدت کا اظہار ان کو خدا ماننے سے کرتے مگر قربان جائیں حضور سرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انقلاب پر، آپ کی تبلیغ کے اثرات محدود لوگوں تک محدود علاقے میں محدود عرصے تک نہیں رہے بلکہ اللہ کے فضل سے آپ زندہ، آپ کا قرآن زندہ، آپ کی سیرت زندہ، آپ کی تعلیم زندہ، آپ کی تبلیغ زندہ اور تبلیغ کے اثرات زندہ ہیں۔ وہ بندے جنھوں نے دین کی تبلیغ فرمائی، امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا، سرکار دو عالم ﷺ کی نیابت کا حق ادا کرتے رہے، کسی نے بھی ان کو خدا یا خدا کا شریک نہیں کہا۔ ختم نبوت کا یہی فلسفہ ہے کہ آخر میں آنے والا نبی ﷺ اس شان سے آیا ہے کہ اب کسی اور کے آنے کی ضرورت ہی نہیں، اب اسی نبی ﷺ کا فیضان کافی ہے، شرق و غرب کے باسیوں کے لئے یہی قرآن کافی ہے، دنیا بھر کے انسانوں کی رہنمائی کے لیے نبی کرم ﷺ کی سیرت کافی ہے، ہاں ہاں ایمان والوں کے لئے یہی اسوۂ حسنہ کافی ہے۔ جسے بھی منزل مقصود پر پہنچنا ہے اسی کے نقش قدم کو کعبۂ جستجو بنا لے

محال است سعدی کہ راہ صفا

تواں یافت جز در پے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

ترجمہ: اے سعدی تجھے ایسا خیال بھی نہیں آنا چاہیے کہ صدق و صفا کا راستہ حضور پر نور ﷺ کی اتباع و اطاعت کے بغیر مل سکتا ہے

چھٹی ساتویں صدی ہجری کے شیخ سعدی نے یہ کیوں کہا، حضور ﷺ کی ایک ایک ادا زندہ ہے، سیرت کا ایک ایک پہلو روشن ہے، جو چاہے اس سے فیض پائے۔

یاد رکھیں حضرت عزیر علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں نے انہیں خدا کا بیٹا مان لیا۔ مگر چاند کو توڑنے والے اور ڈوبے ہوئے سورج کو موڑنے والے آقا ﷺ کا تصرف دیکھیے، آپ کے عشق میں جوں جوں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، بندہ توحید کے نشے سے سرشار ہوتا جاتا ہے۔ ہاں ہاں یہ عشق خود بندے کو توحید کا ایسا پیغام بنا دیتا ہے کہ اس کی ادا ادا سے توحید ٹپکتی ہے، بندہ فرش زمین پہ ہو تو بھی توحید کا پیغام ہے اور قبر کی تنہائی میں لیٹا ہو تو بھی توحید کا پیغام دیتا ہے، دیکھیے حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی گواہی۔ فرماتے ہیں۔

حضرت والد (شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ) کی وفات کے بعد کم و بیش بارہ سال کتب دینیہ و عقلیہ کے درس و تدریس پر مواظبت کی اور ہر علم میں غور و فکر کا موقع ملا حضرت والد بزرگوار کے مزار پر توجہ کرنا اپنا دستور بنا لیا تو ان دنوں توحید کے مسائل کھلے، جذب کا راستہ کشادہ ہوا اور سلوک میں سے کافی حصہ ملا وجدانی علوم تو ذہن میں فوج در فوج نازل ہوتے تھے۔ (انفاس العارفین ص ۲۹۸)

ہاں ہاں یہ اللہ کے سب سے بڑے رسول توحید کے سب سے بڑے داعی اور کائنات کے سب سے بڑے ہادی ﷺ کے فیض کا عالم ہے کہ امت نے اپنے سچے اللہ کے سوا کسی کو معبود بنایا نہ مسجود، اس احسان کا شکر گزار ہونے کے برعکس مولانا مودودی جیسے حضرات کو ہر طرف اور ہر کہیں شرک ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا ساون کے اندھے کو ہر طرف ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے، ہدایت کے اندھے کو ہر طرف شرک ہی شرک نظر آتا ہے۔ ورنہ اللہ کے فضل سے بندوں کو خدا کہنے کا مسئلہ اس امت میں کہیں بھی درپیش نہیں ہے۔ نبی کو نبی ماننا، صحابی کو صحابی ماننا، قطب کو قطب ماننا اور غوث کو غوث ماننا، ہرگز ہرگز شرک نہیں، شرک تو ہے اللہ کے سوا کسی کو خدا ماننا یا خدا کے برابر ماننا کسی اور کو خالق ماننا اور واجب الوجود ماننا، کسی کو خدا سے کسی صورت میں بے نیاز ماننا، الحمدللہ اللہ کے فضل سے اور پھر اس نبی ﷺ کے فضل سے ایسا کہیں نہیں ہو رہا۔ اور نہ ایسا ہو سکتا ہے (ہم نے اس کی توضیح اپنے دوسرے مضمون "توحید اور محبوبان خدا کے کمالات" میں بہت حد تک کر

دی ہے) کیونکہ حضور ﷺ کو اللہ نے امت پر شہید بنایا ہے اور شہید کا یہاں معنی ہے۔ حاضر و ناظر گواہ اور نگہبان ۔۔۔۔۔ جس کی گواہی حضور پر نور ﷺ خود بنفس نفیس فرما رہے ہیں، جس کے عقیدۂ توحید کی ضمانت کائنات کے موحد اعظم ﷺ دے رہے ہوں اور جس امت کی اکثریت کے گمراہ نہ ہونے پر گواہی الصادق اور الامین ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرما رہے ہوں، اس پر اعتبار نہ کرنا محمد بن عبد الوہاب نجدی، اسمٰعیل دہلوی اور مودودی کا کام تو ہو سکتا ہے، کوئی سچے دل سے کلمہ پڑھنے والا مسلمان ایسی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ مسلمان اپنے آقا و مولا ﷺ کی اس حدیث پاک کو حرز جاں بنائے ہوئے ہیں کہ

إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ محبت ہو تو اللہ کے لئے اور بغض ہو تو اللہ کے لئے

اس نبوی ہدایت (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق مسلمان اللہ والوں سے محبت کرتے ہیں۔ انبیاء سے بھی، اولیاء سے بھی، شہداء سے بھی، صالحین سے بھی، مجاذیب سے بھی، اقطاب سے بھی، ابدال سے بھی، علماء و مشائخ سے بھی اور اگر کوئی فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی منزلیں طے کر کے خدا کے فضل سے ظل اللہ بن سکے تو بھی، ہاں وہ ان سب کو اللہ کے کامل بندے یا اللہ کے محبوب بندے ہی سمجھتے ہیں، انہیں خدا ہرگز نہیں کہتے، اسی طرح مسلمانوں کو ہمیشہ بغض رہا ہے مشرکوں سے، کافروں سے، دہریوں سے، مادہ پرستوں سے، نبی کے دشمنوں سے، گستاخوں سے، مردودوں سے، منافقوں سے، خواہ وہ کسی دور کے ہوں۔ اگر اللہ والوں سے محبت کرنا ہی وجہ الزام ہے تو ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ ہاں ہاں ہم اپنے نبی و رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق ضرور ان سے محبت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کوئی گستاخ، منافق یا منہ پھٹ اسے شرک سمجھتا ہے تو سمجھا کرے، ہمیں اس کی خرافات کی قطعاً پرواہ نہیں۔ ہمارے نزدیک اللہ والوں کی بے ادبی اللہ کے فضل سے محرومی کا پیش خیمہ ہے تو ہم اس محرومی دو جہان کے متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا شیطان پرستوں کی باتوں میں آ کر سچے خدا پرستوں اور خدا والوں کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم رسول پاک ﷺ کے ساتھ ساتھ ان کے اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، تمام معتمد مفسرین، محدثین، اولیائے کاملین، صوفیہ عارفین، اپنے اپنے دور کے سب مجددین، مجاذیب افراد، اغیاث، اقطاب، ابدال وغیرہ سب کو مانتے ہیں، اگر یہ ماننا کسی کو گوارہ نہیں، تو نہ مانے، جائے جہنم میں، ہمیں کسی کی پرواہ نہیں۔ مودودی صاحب موصوف کی کتابوں کی ورق گردانی کر لیجئے، انہیں پوری امت میں کسی پر اعتماد نہیں، ابھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے نقطۂ نظر سے بحث نہیں کر رہے، یہ ایک طویل بحث ہے اور اپنے موقع پر آئے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کی جو تاریخ اسلام ہے، فی الحال وہ ہمارے سامنے ہے، اس میں ایک بھی مفسر یا محدث ایسا نہیں جو مودودی صاحب کے نزدیک قابل اعتماد یا لائق اعتبار ہو۔ چنانچہ ان کا فرمان ذیشان سنئے۔

”قرآن اور سنت کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں، ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں۔ جو قرآن و سنت کے مغز کو پا چکے ہوں“۔ (تنقیحات)

کیا کہنے اس مغز پانے کے کہ کسی تفسیر کی ضرورت رہے نہ حدیث کی، اس قسم کا مغز پانے والے غلام احمد پرویز یا مولانا مودودی ہی ہو سکتے ہیں۔

ایک اور مقام یوں خامہ فرسائی کی ہے۔

”قرآن کے لئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں، ایک اعلیٰ درجے کا پروفیسر کافی ہے جس نے قرآن کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہو اور جو طرز جدید پر قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو۔“

تاریخ اسلام کی کوئی تفسیر مودودی صاحب کے نزدیک قابل اعتماد نہیں اور کون نہیں جانتا کہ تفسیر لکھنے اور پڑھنے پڑھانے کا یہ کام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شروع ہو چکا ہے سب تفسیروں سے معاذ اللہ بے نیاز ہو جاؤ، حدیث کی سب کتابوں سے خواہ بخاری و مسلم ہی کیوں نہ ہوں، جان چھڑا لو، اور خود قرآن پر غور کرو اور اسلام اس سے کشید کرو۔ سوال یہ ہے کہ مولانا مودودی صاحب کی اگر یہی سوچ تھی تو انہوں نے تفسیر کیوں لکھی۔ کیا اس کا یہی مطلب نہیں وہ تاریخ کے سب مفسرین سے قوم کو ہٹا کر اپنی تفسیر کی دعوت دینا چاہتے ہیں اور انہیں اپنے جیسا کوئی دوسرا اپنے زمانے ہی میں نہیں پوری تاریخ اسلام میں کہیں نظر نہیں آتا۔

اب مودودی صاحب کے ان الفاظ پر غور فرمائیے۔

”جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا جن کی ساری زندگیاں بندوں کی

خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں

اور کسی حد تک تفصیل سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ مولانا مودودی کے [illegible]

[illegible] مودودی صاحب [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] مشائخ [illegible]

مسلمان [illegible] تفسیر [illegible] حدیث [illegible] مودودی صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] شرک [illegible]

عقیدت میں [illegible] مودودی صاحب [illegible] حدیث [illegible]

کس طرح [illegible] حسنات [illegible] عجیب [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible]

مناظرہ [illegible] مودودی صاحب [illegible]

[illegible] توحید کا ایک گوشہ بھی [illegible] حالت [illegible]

[illegible] عبارت سے [illegible]

"ایک طرف مشرکانہ [illegible] اسی قسم کے

دوسرے مذہبی اعمال کی شریعت تصنیف کر لی گئی"۔

[illegible]

[illegible] شرک [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] امت [illegible]

[illegible] حدیث شریف [illegible]

[illegible] اور آج بھی امت کے اکثریتی طبقے کا ان پر اجماع ہے اور یہ

حدیث پاک آپ سن ہی چکے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ

شَذَّ فِي النَّارِ (ترمذی)

"بے شک اللہ تعالیٰ میری امت یا امت محمد ﷺ کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ کا دست قدرت جماعت

[illegible] ہے"۔

افسوس [illegible] مودودی صاحب [illegible] سب سے بڑھ کر انتشار کا دروازہ

[illegible] حدیث [illegible]

ہے حدیث جو بھی ہوگی حدیث کی پرانی کتابوں ہی سے لی جائے گی۔

[illegible] مودودی صاحب [illegible] بخاری شریف کی روایت کا مطالعہ [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] ﷺ [illegible] بخاری [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں گر دونوں شاہ عبدالعزیز اُن کے والد گرامی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]

[illegible]

[illegible]

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۶۵)

[illegible]

[illegible]

مَن دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشرکین [illegible]

[illegible]

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کوئی ایسا معجز نما واقعہ ہے جس کی مثال قرآن پاک [illegible]

و کرامات ان خوارق معجزات و کرامات کی تصدیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

کا گوشہ گوشہ ان کی تجلیات سے چمک رہا ہے مگر تمہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

> [illegible]

واقعی ٹھیک فرمایا کسی شاعر نے

[illegible] گل و لالہ کی رنگینی بھی ہے

[illegible]

سلام کا [illegible]

قرآن حکیم [illegible]

۱۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ — [illegible] آیتیں پڑھتا ہے۔

۲۔ وَيُزَكِّيْهِمْ — اور انہیں پاک کرتا ہے۔

۳۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ — اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے [illegible]

[illegible]

آراستہ کرنا عنوان ثالث۔ قرآن پاک کی محض تلاوت ہی خالی از نفس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(یعنی جب حقیقت حال نہ دیکھ سکے تو لگے افسانے سنانے)

سب سے بڑی عبرتناک بات [illegible] مسلمانوں کے اس خاندان میں پیدا ہوئے تھے جو [illegible] خصوصی تعلق رکھتا تھا [illegible]

حسن ز بصرہ، بلال از حبش، صہیب از روم (اقبال)

ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

حیرت ہے [illegible] سب سے پہلے توسل کا [illegible] قرآن پاک میں ارشاد ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

(المائدہ: ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ

فلاح پاؤ۔ (کنزالایمان)

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن پاک [illegible]

[illegible]

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا۝ (بنی اسرائیل: ۵۷)

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں

[illegible]

عذاب ڈر کی چیز ہے (کنزالایمان)

حضرت ابن مسعود [illegible] حضور ﷺ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث قدسی [illegible]

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

ترجمہ: جو میرے کسی ولی سے دشمنی [illegible] اعلان جنگ [illegible]

[illegible]

ہمدردی اور بے رخی سے فرمایا۔

[illegible]

جسے اللہ نے اولیاء کا ذکر کس اہتمام سے کیا ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ O (یونس [illegible])

ترجمہ: سن لو! اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]

[illegible] صراحت سے آیا ہے۔ مثلاً

اَلْاَبْدَالُ فِی الشَّامِ بِہِمْ یُنْصَرُوْنَ وَبِہِمْ یُرْزَقُوْنَ (طبرانی)

ترجمہ: ابدال شام میں ہیں [illegible] کے صدقے [illegible] مدد ملتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے

☆ ☆ ☆

درس قرآن
تاجدارِ شریعت

[illegible]

[illegible]

ارشاد ہوتا ہے۔

☆ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

[illegible]

اشارات

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

ناجائز ہے افسوس ہے ایسے لوگوں پر

☆ [illegible]

☆ اس مضمون کی اور بھی آیات ہیں ملاحظہ کیجئے۔

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible] (بخاری، مسلم)

☆ [illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ [illegible] نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کردی ہے (بخاری و مسلم)

☆ ..... حدیث پاک ہے، اللہ تعالیٰ نے حرمت کی ..... مگر میں نے اس کو حرام [illegible] (سنن نسائی)

☆ ..... حدیث پاک ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ضرور حکم دیتا کہ نماز کے وقت مسواک کریں۔ (بخاری، مسلم، مالک، ترمذی، [illegible] جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسافر کے لئے موزہ پر مسح کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر سائل اور سوال کرتا تو حضور ﷺ پانچ رات تک کر دیتے (ابن ماجہ، ابوداؤد)

☆ حضور ﷺ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی [illegible] کو نکاح [illegible] ہیں کہ یہاں روکنے سے مراد حرام کرنے کا احتمال ہے (شرح مسلم جلد ۲ ص ۲۹۰)

☆ ..... حضرت ابن داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر [illegible] حضرت فاطمہ [illegible] اور عورت سے نکاح [illegible] ہے اور جو تمہیں رسول ﷺ عطا کریں لے لو، اور جس شے سے تمہیں روک دیں رک جاؤ، [illegible] حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی اور عورت سے نکاح [illegible] حلال [illegible] (مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۹۳)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد کی طرف روشندان کھولنے کی اجازت بخشی (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ ..... فرمان مصطفےٰ ہے، بے شک میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں آنا حلال نہیں کرتا (ابوداؤد، نیل الاوطار للشوکانی جلد ۱ ص ۲۵۰)

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] (مشکوٰۃ ص ۲۹)

☆ حضور ﷺ نے حضرت [illegible]

[illegible]

☆ حضور ﷺ نے حضرت [illegible] رخصت عطا فرمادی۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۲۶۴)

☆ ۔ حضور پرنور ﷺ نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دروازہ کھولنے کی اجازت عطا کی (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ حضور ﷺ نے ایک شخص کو [illegible] نمازیں پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کرلیا۔ (احمد، زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ آپ نے حضرت ابی رکانہ رضی اللہ عنہ کو تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے بیوی رکھنے کی اجازت عطا فرمادی (ایضاً)

☆ ... آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سورج نکلنے کے وقت سے روزہ رکھنے کی اجازت عطا فرمادی (ایضاً)

☆ آپ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کو حضرت ام سلیم [illegible] (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے رعایات تحفے وصول کرنا حلال کردیا (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے بحالت جنابت مسجد میں [illegible] (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆ آپ نے [illegible] قرار دے دیا (ایضاً)

☆ آپ نے حضرت [illegible] معاف فرمادیا (ایضاً جلد ۵ ص ۳۲۵)

☆ آپ نے ایک صاحب کے لئے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا کافی فرمادیا (بخاری، مسلم)

☆ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے ریشمی لباس جائز قرار دے دیا۔ (بخاری، مسلم)

☆ آپ ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو [illegible] نام اور کنیت جمع فرمانے کی اجازت دے دی

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہان آپ کے قبضہ و اختیار میں۔

شہ پارۂ شریعت

درسِ حدیث

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے

☆ ما امرتکم بہ فخذوہ وما نہیتکم عنہ فانتہوا [illegible]
[illegible] کا تمہیں حکم دوں وہ لے لو، اور جس شے سے تمہیں روک دوں، تو رک جاؤ۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

اشارات

☆ یہ حدیث مبارک قرآنی آیت کی تشریح [illegible]
[illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریعی اختیارات [illegible] ہے

☆ حضرت [illegible]
[illegible] عرض کرتے ہیں کہ

الا یا رسول اللہ انت صدق
فبورکت مہدیا وبورکت هادیا
شرعت لنا دین الحنیفۃ بعدما
عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ صدق ہیں، مبارک ہادی اور مہدی ہیں، آپ دینِ حنیف کے شارع ہیں آپ سے قبل ہم گدھوں کی طرح بتوں کی عبادت کر رہے تھے

☆ حضرت امام علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو [illegible] اختیار دے رکھا ہے کہ آپ جس امر کو چاہیں واجب کر دیں اور جسے چاہیں واجب نہ کریں (میزان الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۱۵)

☆ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ منصب عطا فرمایا کہ آپ شریعت میں جو حکم چاہیں مقرر فرما دیں، جس طرح مکہ کے نباتات کی حرمت والی حدیث میں وارد ہے۔
(میزان الکبریٰ جلد ۱ ص ۵۲)

☆ حضرت امام زرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضور ﷺ کا ایک نام شارع ہے۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۳۲)

☆ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام زرقانی سے شارع کا معنی [illegible] شہیر [illegible] لانہ شرع الدین والاحکام [illegible] آپ کو شارع کہنا مشہور ہے کیونکہ آپ نے دین و احکام کی تشریع فرمائی۔
([illegible] ص ۲)

☆ ارشاد الساری شرح بخاری میں ہے ان یخص من شاء بما شاء من الاحکام، آپ کو اختیار حاصل ہے کہ آپ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں، خاص فرما دیں۔

☆ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ احکام کی تشریع حضور ﷺ کو [illegible] ہیں آپ جس [illegible] کو کسی [illegible] سے خاص فرما سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو اس حکم سے روک سکتے ہیں۔ (فتح الباری جلد ۱ ص ۱۳)

☆ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں احکام مفوض بود بسوئے حضرت ﷺ [illegible] درست بات یہی ہے کہ تمام احکامِ شریعت آپ ﷺ کے سپرد ہیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد [illegible] ص ۱۰۹)

☆ حضرت امام [illegible] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] (اثر [illegible])

☆ حضرت [illegible] [illegible]
[illegible] محکوم نہیں ہیں (نسیم الریاض جلد ۳ ص ۳۵)

☆ ..... حضرت امام علی القاری رحمۃ الباری فرماتے ہیں [illegible] حضور ﷺ کے خصائص سے یہ خصوصیت بھی نقل فرمائی ہے [illegible] حاصل تھا کہ آپ کسی کو بھی جس حکم سے چاہیں خاص کر سکتے تھے جیسے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں [illegible] حضرت [illegible] کو حالت حمل [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] کی قربانی چار [illegible] کے [illegible] سے دلائل ہیں (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد [illegible] ص ۵۵)

☆ حضرت [illegible] فرماتے ہیں [illegible] الا حکام الشرعیۃ [illegible] شریعت آپ ﷺ کے سپرد تھے اور آپ اپنے اجتہاد کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔
([illegible] ص ۱۲۳)

☆ امام ابن تیمیہ [illegible] حضور ﷺ امر و نہی اور خبر و بیان میں اللہ تعالیٰ [illegible] (الصارم المسلول [illegible])
[illegible]

☆ علامہ شوکانی لکھتے ہیں [illegible] شریعت آپ ﷺ کے سپرد ہیں (نیل الاوطار جلد ۲ ص ۲۹۵) اور لکھتے ہیں ان تشریع الاحکام واقع علی یدیہ، یعنی احکام کی تشریع آپ کے دست مبارک پر واقع ہے۔ (ایضاً جلد ۸ ص ۲۶۱)

☆ نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں [illegible] حضور ﷺ کے سپرد ہیں آپ جو چاہیں اور جس پر چاہیں حلال یا حرام فرما سکتے ہیں اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ کام اجتہاد سے کر سکتے ہیں، پہلا مذہب زیادہ درست اور روشن ہے۔ (مسک الختام ص ۵۱۲)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

نعت

☆ ☆ ☆

ہر چند حسیں رنگ بدلتا ہے جہاں اور
پر دیکھا مدینے کہ بہاروں کا سماں اور

ہر گل ہے ہمہ گوش بہ کشکول سماعت
اے بلبل بے تاب سنا ان کا بیاں اور

اے گیسوئے شب دار بسا شبنمِ رحمت
ارمان جلا اور اٹھا دل سے دھواں اور

ہر لفظ سے توحید کے سرچشمے رواں ہیں
ہر حرف سے تیرے ہے عیاں حق کا نشاں اور

وہ جب سے ہوئے جلوہ نما [illegible] چمن میں
لگتا ہے چمن اور، زمیں اور، زماں اور

سرکار ترا کام ہے تقدیر جگانا
دیکھا ہے مری آنکھ نے اک خوابِ گراں اور

گستاخ! تجھے دولتِ ایماں سے غرض کیا
جب تیرا عقیدہ ہے یہاں اور وہاں اور

جس وقت غلام ان کا کرے ذکرِ مدینہ
اُس وقت نکھرتا ہے سخن اور، زباں اور

☆ ☆ ☆

(غلام مصطفیٰ مجددی [illegible])

توحید اور محبوبان خدا کے کمالات

پروفیسر محمد حسین آسی

قسط: ۴۰

بات ہو رہی تھی حضور پرنور ﷺ کے ادب و احترام کی اور [illegible] صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور پرنور ﷺ ہی کا ادب [illegible] [illegible] تعظیم [illegible] [illegible] امت مسلمہ کا عظیم ورثہ ہے [illegible]

[illegible]

حدیث پاک میں ہے

ما من شیء إلا يعلم أني رسول الله إلا كفرة الجن والإنس [illegible]

ترجمہ: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] کی ہمہ گیر رحمت اور ہمہ جہت رحمت سے وافر حصہ وصول کرتا ہے اور فیض پاتا ہے۔

ہاں ہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں ہمیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں!

[illegible] ﷺ [illegible] جیسا کہ قرآن [illegible] فرماتا ہے

وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

(بقرہ ۸۹)

ترجمہ [illegible]

جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (ترجمہ ...)

مفسرین نے اس کے شان نزول میں لکھا ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی تشریف [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

مگر جب حضور ﷺ تشریف لے آئے تو یہ منکر ہو گئے۔

[illegible] ﷺ [illegible] سال بندھ جاتا اور سامعین ذوق و شوق سے

[illegible] ﷺ

[illegible]

O God send us thy messenger O Muhammad Come quickly

for the salavtion of the World (باب ۹۷)

[illegible] کیلئے جلدی تشریف لے آیئے۔

حق یہ ہے کہ [illegible] کی ترویج تکلیف سے

سے بھی بچے اپنے انداز میں جانتے ہیں۔

[illegible] ﷺ [illegible]

هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] بزرگ ہوا دیکھ میں نے دنیا اور اس کے لوگوں کو اس لئے پیدا

[illegible]

ہی نہ کرتا۔

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] کائنات میں [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

پس ساری مخلوق حضور پرنور ﷺ [illegible]

تو ﷺ کی نبوت و رسالت پر [illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible]

[illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible]

ایک سے زیادہ بار پڑھی ہوں۔

[illegible] رَسُولٌ مُصَدِّقٌ [illegible]
وَلَتَنْصُرُنَّهٗ [illegible] O [illegible]

ترجمہ: [illegible]
[illegible]

جیسے حضور پر نور ﷺ کے مقاصد بعثت میں [illegible] ایمان کیا؟ ساتھ ہی تعظیم رسول کا [illegible] بھی مقاصد بعثت میں شامل [illegible]
[illegible] پہلے ہی آپ کے سامنے آ چکا ہوگا [illegible] دلچسپ واقعہ عرض کرنا چاہتا ہوں

دلچسپ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] موسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible] موسیٰ علیہ السلام [illegible]

"اے میرے رب تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا وہ نہیں مگر تیرا آزمانا، تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔" (اعراف ۱۵۵)

دعا کا اگلا حصہ یہ ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ (اعراف ۱۵۶)

ترجمہ: اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ اور آخرت میں، بے شک ہم تیری طرف رجوع لائے

آیت میں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب شروع ہوتا ہے

قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ O

ترجمہ: فرمایا میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں، اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

گویا موسیٰ علیہ السلام [illegible] آخرت میں [illegible]
[illegible]

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (اعراف ۱۵۷)

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے

ساتھ ازدواجی پر مراد ہوتے۔

چونکہ مندرجہ بالا آیت میں حضور پرنور ﷺ کی نعت ہے جہاں سے [illegible]

[illegible] کے ساتھ درج کرنے میں ایک خصوصی سرور تھا [illegible] میں مقصود [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] آپ کی تعظیم [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] کی تو صبحت [illegible] ساتھ خصوصی [illegible]

مدی حقیقت کو پہچان سے [illegible] ﷺ [illegible]

کی ضروری ہے۔ [illegible] تعظیم کی [illegible] منسوب ہوئی [illegible] تعظیم بھی [illegible]

پر استعمال [illegible]

ہاں یہی اصول ہے کہ جس [illegible] شہر [illegible]

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ (البلد ۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

دیکھئے کہ مظہر کی قسم ذکر فرمائی جا رہی ہے یعنی

[illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible] ۳۹ [illegible]

حضور پرنور ﷺ سے منسوب چیز [illegible] تبرکات [illegible]

[illegible] ضعیف بھی [illegible]

[illegible] ضعیف [illegible] ضعیف ہی نہیں بعض صحیح اور مرفوع بھی تو

ہیں

احادیث شریفہ سے بھی زیادہ معتبر [illegible]

ایک واقعہ: [illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ [illegible]

ہوئے آخر میں فرمانے لگے قرآن پاک کے الفاظ میں

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (البقرة ۲۴۸)

ترجمہ: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت (۳) جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

[illegible] حکیم الامت مفتی احمد یار خان [illegible] کا حاشیہ دیکھئے۔

(۳) یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا [illegible]

علیہم السلام کی قدرتی تصویریں تھیں [illegible]

شریف اور حضرت ہارون کا عمامہ شریف [illegible] کے برکات

[illegible]

(نورالعرفان حاشیہ کنزالایمان)

...: یہاں مسلمانوں سے مراد اس وقت کے بنی اسرائیل ہیں۔

[illegible]

عقل قربان کن بہ پیش مصطفےٰ

...کے بجائے عقل سے دل بیدار کے حصول کی کوشش کیجئے

دل بیدار فاروقی، دل بیدار کراری رضی اللہ عنہما

مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

[illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان کو بھی ہمیشہ یہی پریشانی رہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ شیطان [illegible] عشق رسول ﷺ [illegible]

[illegible] عشق [illegible]

[illegible] ہے ہیں۔

[illegible] عشق رسول ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] عشق رسول ﷺ [illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] ثابت ہو گیا تو کون قابل احترام رہا۔

[illegible]

[illegible] اقبال

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں — خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں — کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

اور پھر

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے — پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے — تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے
نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیر خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

آج وہ عرب کتنے ذلیل ہو رہے ہیں کروڑوں عربوں سے چند لاکھ یہودی [illegible] جذبہ توحید [illegible]
[illegible] واللہ یہ توحید کا تصور نہیں [illegible] ﷺ کی سنت سے [illegible] عرب [illegible]
[illegible] واللہ توحید [illegible] توحید [illegible] عشق رسول [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور حق فرمایا تھا حکیم الامت اقبال علیہ الرحمہ نے

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی

[illegible]

عشق رسول ﷺ کے بارے میں آپ کا فتویٰ سن لیجئے۔

ہست معشوقے نہاں اندر دلت — چشم اگر داری بیا بنمایمت

عاشقان او ز خوباں خوب تر — خوشتر و زیباتر و محبوب تر

[illegible] عشق او [illegible]

خاک ہمدوش ثریا می شود

ترجمہ [illegible] معشوق چھپا ہوا ہے [illegible] تجھے [illegible]
ایسا معشوق ہے کہ اس کے عاشق بھی دوسرے معشوقوں سے خوبتر، بہتر [illegible] محبوب تر ہوتے ہیں۔ [illegible]
معشوق محبوب علیہ الصلوۃ والسلام ہے جس کے عشق سے دل طاقتور ہو جاتا ہے اور مٹی ثریا تک پہنچ جاتی ہے۔

[illegible] تک نہیں مگر اہل محبت پر ان کے ظلم و ستم میں کوئی کمی نہیں آئی۔

[illegible]

[illegible] اس کے رسول ﷺ کی رضا جدا جدا نہیں

[illegible]

[illegible] عطا فرمائے۔ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والسلام

حضرت داتا گنج بخش اور انکی کتاب

(ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت کا اسم گرامی علی ہے اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کی ولادت با سعادت افغانستان کے ایک مردم خیز خطہ غزنی میں ہوئی جو غازی سلطان محمود بت شکن کا [illegible] غزنی [illegible] تھے۔ [illegible] دوسرے کا نام ہجویر تھا [illegible] آپ [illegible] کچھ عرصہ آپ نے [illegible] سکونت پذیر رہے۔ آپ [illegible] زندگی کا [illegible] جلاب میں بسر ہوا۔ [illegible] ہجویر [illegible] سکونت [illegible] کی [illegible] آپ [illegible] کی کے ساتھ [illegible] نسبتیں [illegible] ہوتی ہیں۔ کشف المحجوب میں آپ نے خود اپنا اسم مبارک یوں رقم فرمایا ہے۔

"علی بن عثمان بن علی الجلابی الغزنوی ثم الہجویری"

سلسلہ نسب: آپ [illegible] آپ کا سلسلہ نسب [illegible] بیان کیا ہے حضرت علی ہجویری [illegible] ابوالحسن علی بن حسن [illegible] بن حضرت [illegible] سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ [illegible]

اس سے معلوم ہوا آپ [illegible] حسنی ہیں۔

آپ کا خاندان: [illegible] آپ کا خاندان [illegible] خواص کی عقیدت کا مرکز تھا۔ آپ کی [illegible] خاتون تھیں [illegible] آپ حسنی سادات سے تھیں [illegible] حسینی [illegible] جمالیاں اور [illegible] آپ کی [illegible] جمع ہو گئی تھیں۔

آپ کے [illegible] تاج الاولیاء کے [illegible] سے مشہور تھے۔ [illegible] شاہجہان کے ہمراہ افغانستان کی سیر کے لئے گیا تو اس نے تاج الاولیاء کے مزار پر انوار پر بھی حاضری دی اور روحانی فیوض و برکات سے اپنا دامن معمور کیا۔ حضرت تاج الاولیاء کے مزار پر انوار کے ساتھ ہی ان کی ہمشیرہ یعنی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ [illegible] کا مرقد [illegible] ہے۔

آپ کی ولادت: تذکرہ نگاروں نے آپ کے ذاتی اور [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] آپ [illegible] سلطنت غزنی [illegible] سلطان محمود غزنوی [illegible] تھے۔ سلطان مسعود غزنوی کے عہد حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ حضرت داتا [illegible] نے بھی اپنی تاریخ ولادت [illegible] دیتے تو پھر بحث و تکرار کی گنجائش [illegible] آپ نے بھی شاید [illegible]

حالات زندگی: [illegible] آپ [illegible] زندگی کا [illegible] آپ کی تصنیف کشف المحجوب ہے۔ اسی کے مطالعہ سے آپ کے [illegible] پر روشنی پڑتی ہے۔ اس میں آپ نے جگہ جگہ اشارے کئے ہیں [illegible] آپ بچپن سے [illegible] شوق [illegible] آپ نے [illegible] سے [illegible] تحصیل [illegible] بلکہ شام، عراق [illegible] فارس، کوہستان، آذربائیجان، طبرستان، خوزستان، خراسان [illegible] اسلامی صوبوں میں مشہور علماء و فضلاء سے شرف تلمذ حاصل [illegible] آپ [illegible] فرماتے ہیں۔

فقط خراسان میں تین سو مشائخ کی خدمت میں حاضری دی [illegible] علم، حکمت [illegible] گلچینی کرکے اپنا دامن بھرتے رہے۔ آپ کے بیشمار [illegible] میں سے [illegible] آپ نے کشف المحجوب میں [illegible]

ے کا نام نامی شیخ ابوالقاسم علی گرگانی رحمۃ اللہ ...

[illegible] یونیورسٹی میں عربی اور فارسی کے استاد رہے ...
جنہیں کشف المحجوب کا انگریزی ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے، وہ آپ
کے شوقِ علم کے بارے میں لکھتے ہیں

"آپ نے اسلامی مملکت کے دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کیا۔

[illegible]

تحصیل علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں آپ نے بڑے طویل
[illegible]
پر آفتاب عالمتاب بن کر طلوع ہوئے اور اب تک دنیا ان کی ضوفشانیوں سے
فیض یاب ہو رہی ہے۔

ہم جب اولیاء کاملین کی سیرتوں کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ایک قدر
[illegible]
کمال حاصل کرتے اور اس کے بعد جادۂ عشق و محبت الٰہی پر قدم رکھتے اور اس
[illegible]
رحم فرماتے ہوئے حریم ذات کے دروازے ان کے لئے نہ کھول دیتا

یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

آپ کے شیخ کامل کا نام گرامی شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی ہے جو
[illegible]
... حضرت معروف کرخی سے تھی وہ حضرت داؤد طائی
[illegible]

حضرت شیخ حصری کے ... مرید تھے۔"

آپ سالہا سال مرشد کامل کی خدمت میں شب و روز مصروف
[illegible]
علی ہجویری قدس سرہٗ کی گود میں تھا۔ اس سے اس قرب اور محبت کا پتہ بھی چلتا
ہے جو مرشد کامل کو اپنے نور نظر روحانی شاگرد سے تھی۔

مسلک مذہب

[illegible]
حال مقتدائے سنیاں کہا ہے اور کہیں شرف نقبا ...
[illegible]

آپ کی ازدواجی زندگی

[illegible]
مفارقت ہو گئی، پھر آپ نے تا زیست دوسری شادی نہیں کی۔

لاہور میں ورود مسعود

[illegible]
خاطر میں نہ لاتے ہوئے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے لئے لاہور کی طرف
روانہ ہوئے۔ اور یہ راستہ میں جہاں جہاں ٹھہرے کفر و ظلمت کے اندھیروں
[illegible]
غزنوی سریر آرائے مملکت تھا۔

اس کا عہد حکومت ۴۲۱ھ تا ۴۳۲ھ ہے لیکن لاہور میں آپ کی آمد
[illegible]
نورِ شخصیت، آپ کے پرخلوص دل سے نکلے ہوئے اور دلوں میں اتر جانے
[illegible]

[illegible]یت کی اور آپ کے فیض نگاہ کی برکت سے ان کے لوح قلب پر کلمۂ توحید [illegible]یوں نقش ہو کر صرف وہی تادم واپسیں اس کی لذت سے سرشار [illegible] ساڑھے نو صدیاں گزرنے کے باوجود ان کی نسلیں بھی اسی ذوق و شوق کے ساتھ اس کلمۂ توحید کا ورد کر رہی ہیں، اور جب بھی وقت آتا ہے تو پرچم توحید بلند کرنے کے لئے بلا تامل بصد مسرت اپنے سروں کے نذرانے پیش کر دیتی ہیں۔ اللہ کے بندوں کی یہی خصوصیت ہے کہ ان کا پڑھایا ہوا سبق [illegible] ہوتا کہ گردش لیل و نہار اور حوادث دہر کے باوجود اس کی سرمستیاں بڑھتی ہیں، اس کی آب و تاب میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ ایک درویش جس کے پاس نہ خزانہ ہے، نہ لشکر، اور دنیوی وسائل ہیں اور نہ جاہ و حشمت، بے سلیقے [illegible] بیٹھا ہے، اپنے معبود برحق کی یاد میں ہمہ وقت معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کے نزول کے باعث اسے وہ شان دلربائی عطا کر دی جاتی ہے کہ لوگ اس کے رخ زیبا کو دیکھتے ہی بے زنار توڑ دیتے ہیں، اپنے آبائی عقیدوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دیتے ہیں اور اس خدا وند قدوس کی بارگاہ [illegible] پناہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور ان سجدہ ریزیوں میں انہیں جو لطف و سرور، جو کیف میسر ہے اس پر وہ اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

غزنوی خاندان کے بہت فاتحین نے ممالک فتح کئے، قلعے سر کئے اور شاہی محلات پر اپنے پرچم لہرائے، لیکن ہجویر سے آئے ہوئے اس غریب [illegible] نے [illegible] قلوب [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] [illegible] کو بے نقاب کیا کہ ہر صاحب قلب سلیم دیوانہ وار اس پر سو جان سے نثار ہونے لگا۔

آپ کا وصال [illegible]

[illegible] ۴۶۵ھ [illegible]

پہلے آستانہ عالیہ کے دروازہ پر نصب تھا اس میں وفات کی تاریخ لفظ "سردار" سے نکالی گئی ہے اس طرح سال وصال ۴۶۵ھ ہوتا ہے۔

خانقاہ علی ہجویری ست [illegible]

مطلع کن بدیدہ حق ایں [illegible]

چونکہ سردار ملک معنی بود | سال وصلش عیاں آید [illegible]

آپ کی تصانیف آپ ایک بلند پایہ عالم [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں

دیوان (جو آپ کے اشعار کا مجموعہ تھا) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب موجود ہے جس کا نام "کشف المحجوب" ہے۔

اب کچھ کشف المحجوب کے بارے میں [illegible] ایک [illegible] حقیقت [illegible] قیمت [illegible] مصنف [illegible] ہے۔ جس کتاب کا مصنف اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ، عارف کامل، عالم ربانی [illegible]

[illegible]

[illegible] کشف المحجوب است کہ از کتب معتبرہ مشہورہ دریں فن است و [illegible] بسیار دراں کتاب جمع کردہ است"

[illegible] آپ عالم بھی تھے اور رموز حقائق عارف بھی تھے۔ کثیر التعداد [illegible] آپ کشف المحجوب کے مصنف ہیں اور [illegible] کی معتبر اور مشہور کتب میں سے ہے۔ آپ نے اس کتاب میں بے شمار لطائف و حقائق کو جمع کر دیا ہے۔"

مفتی غلام سرور لاہوری جو ایک بلند پایہ مصنف ہیں اور اپنے عصر میں ان کا شمار محققین میں ہوتا تھا اور صوفیہ کے بارے میں ان کی ذات ایک گراں قدر منبع رہا ہے [illegible]

"شیخ علی ہجویری [illegible] تصانیف بسیار [illegible] کشف المحجوب مشہور و معروف ترین [illegible] [illegible] در فن تصوف ہیچ کتاب بدیں خوبی تصنیف نشدہ بود"

ترجمہ: حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں، اور ان میں سے [illegible] مشہور و معروف کتاب کشف المحجوب ہے [illegible]

[illegible] تصوف میں [illegible] تصنیف [illegible]

جو فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔

سب سے زیادہ گرانقدر اور صحیح رائے وہ ہے جو سلطان المشائخ نظام الحق والدین حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے بارے میں [illegible] آپ نے فرمایا

[illegible] مرشد [illegible]

مرشد مل جائے گا"

کشف المحجوب [illegible] بہت [illegible]

ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ لوگوں کا رجحان مادہ پرستی کی طرف ہے، اپنے اور بیگانے [illegible] تحقیق [illegible] معیاری ضخامت میں ایک [illegible] مستشرقین [illegible] انگریز مستشرقین میں سے [illegible] نکلسن جو کیمبرج یونیورسٹی میں عربی فارسی کے پروفیسر تھے [illegible] کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہے [illegible] مستشرق [illegible] اہمیت [illegible] کشف المحجوب [illegible] تصحیح [illegible] محقق [illegible] تحقیق [illegible] محقق [illegible] کر کے اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کو خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہوا۔

گنج بخش کا لقب

حضرت [illegible] زیادہ معزز لقب اکناف عالم میں مشہور و معروف ہے۔ اہل تحقیق نے اس [illegible] بیان کی ہے کہ حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الحق والدین اجمیری قدس سرہ العزیز جناب کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور ایک حجرہ میں چالیس دن تک معروف عبادت و ریاضت رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ہجویری نے آپ پر اپنے لطف و عنایت کی وہ بارش کی جس کا اندازہ [illegible] حضرت [illegible] رخصت [illegible] حضرت ہجویری [illegible] شعر جاری ہو گیا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

مرد خدا کی زبان سے نکلا ہوا یہ شعر زبان زد خاص و عام ہو گیا اور آپ گنج بخش کے معزز لقب سے معروف ہوئے۔

آپ کے بعد زمانہ میں اولیاء کاملین اور علماء ربانیین آپ کے در [illegible] حضرت داتا گنج بخش [illegible] رہتا ہے [illegible] جب کہ بندگان خدا کا ہجوم اللہ تعالیٰ کے اس محبوب اور برگزیدہ بندے کے آستانہ عالیہ پر حاضری کا شرف حاصل [illegible] کریمہ کا صحیح مفہوم سمجھ میں آتا ہے فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون [illegible] تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا تم میری [illegible] شکر [illegible] کہ حضرت داتا صاحب نے اپنی حیات مستعار میں اپنے رب کو یاد رکھا اور [illegible] فرماتا ہے وہ پورا کرتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد

سید ہجویر مخدوم امم

مرقد او پیر سنجر را حرم

بندہائے کوہسار آساں گسیخت

در زمین ہند تخم سجدہ ریخت

عہد فاروق از جمالش تازہ شد

حق ز حرف او بلند آوازہ شد

پاسبان عزت ام الکتاب

از نگاہش خانۂ باطل خراب

خاک پنجاب از دم او زندہ گشت

صبح ما از مہر او تابندہ گشت

عاشق و ہم قاصد طیار عشق

از جبینش آشکار اسرار عشق

باران کرم

حضرت مجدد بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں:

[illegible] حضرت مجدد [illegible] قدس سرہ کو حضور پر نور شافع [illegible] ﷺ کے ساتھ جو [illegible] عشق تھا جس کی مثال کم از کم ان کے بعد نہیں [illegible] حقیقت میں آپ کا یہی جنون عشق تھا جس نے آپ کو دنیا کے جاہ و جلال [illegible] سے بے نیاز کر کے جابر سلطانوں کے منہ پر کلمۂ حق کہنے کی جرأت بخشی اور [illegible] تاریک ترین حالات میں بھی اسلامی انقلاب کی مستحکم بنیاد ڈال دی۔ محبت رسول ﷺ کی [illegible] ذیل علامات جو حضور پرنور ﷺ سے [illegible] آپ [illegible] ان کی [illegible] عشق کا [illegible] [illegible] علامات [illegible] ہیں۔

[illegible] ومعنی احب رسوله قال اذا اتبعت طريقة واستعملت سنته و [illegible] محبته والمبغضين ببغضه ووالیت بولايته وعاديت بعد [illegible] الخ (مقدمہ دلائل الخیرات)

[illegible] پھر (حضور ﷺ سے [illegible] پوچھا گیا [illegible]) [illegible] ہوں گا (یعنی محبت رسول کی علامات کیا ہیں) فرمایا جب تو ان کی راہ پر [illegible] ان کی سنت پر عمل کرے گا ان کے پیاروں کے سبب پیار کرے گا ان کے بغض [illegible] [illegible] دشمنی [illegible] گے۔

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی سیرت کا سب سے چمکتا [illegible] علامات ہیں جو آپ کے کردار کا حصہ ہی نہیں بلکہ آپ عمر بھر ان کی [illegible] ترویج بھی کرتے رہے۔ یہ سب علامات [illegible] آپ میں موجود [illegible]۔ ان کے علاوہ محبت کی ایک اور اہم علامت بھی حدیث ہی میں بیان ہوئی [illegible] وہ بھی کم اہم نہیں بلکہ شاید ان سب سے مقدم اور ان کی بنیاد ہے۔ حضور پر [illegible] ﷺ فرماتے ہیں۔

من احب شيئا اكثر ذكره

[illegible] جس کو کسی چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اکثر اس کا ذکر کرتا رہتا ہے [illegible]

([illegible] جلد ۹)

محبت کی یہ علامت بھی [illegible] ہے [illegible] آپ حضرت مجدد قدس [illegible] سرہ نے مکتوبات جلد [illegible] [illegible] محبوب [illegible] ﷺ [illegible] [illegible] عظمت [illegible] ﷺ کو [illegible] عاشقانہ انداز میں بھی کیا گیا ہے۔

[illegible] آپ [illegible] مصطفےٰ [illegible] عشق [illegible] ہے اور بقول حکیم الامت

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

آپ [illegible] محبوب ﷺ سے [illegible] علامات [illegible] حضرت مجدد [illegible] سے ہیں

حمد و نعت: فلا يصل حمد حامد الى جناب قدس ذاته بل منتهى جميع المحامد دون سرادقات عزته فهو الذى اثنى على نفسه و حمد ذاته بذاته فهو سبحانه الحامد والمحمود وما سواه عاجز عن اداء الحمد المقصود كيف وقد عجز عن حمده سبحانه من هو حامل لواء الحمد يوم القيمة تحته آدم ومن دونه وهو افضل البرايا واكملهم ظهورا و اقربهم منزلة واحسنهم [illegible] واشملهم [illegible] قدرا و اعظمهم [illegible] وشرفا واقومهم دينا [illegible] اكرمهم حسبا واشرفهم نسبا [illegible] لا [illegible] الله سبحانه الخلق [illegible] الربوبية و كان نبيا وادم [illegible] [illegible]

[illegible]

بلکہ اس کی عزت وجلال کے پردوں سے دور ہی رہتی ہے۔ اس نے اپنی
[illegible] تعریف کی ہے اور اپنی حمد آپ ہی بیان فرمائی ہے۔ سو وہ ذات پاک
حامد بھی اور محمود بھی ہے۔ بے شمار مخلوقات حمد مقصود کے ادا کرنے سے عاجز ہے
کیوں نہ ہو جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کی حمد سے عاجز ہیں جو قیامت کے
دن لواء حمد کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے حضرت آدم اور تمام [illegible]
[illegible]
مرتبے میں سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ حسن وجمال وکمال کے
[illegible]
سب سے زیادہ محبوب اور ان کی ملت سب سے زیادہ راست ہے۔ حسب میں
[illegible] سب سے معزز خاندان والے اگر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے امام، خطیب اور شفیع ہوں گے۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ ہم آخر میں آنے
والے بھی ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے (جنت میں داخل ہونے
[illegible] یہ بھی فرمایا کہ یہ بات فخر سے نہیں کہتا (بلکہ شکر کے طور پر
کہتا ہوں) کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور [illegible]
نکلی۔ اور سب سے پہلے میں (قبر سے) نکلوں گا (قیامت کے دن) لوگ
[illegible]

حقیقت محمدی ﷺ

[illegible] حقیقۃ
الحقائق است بایں معنی کہ حقائق انبیاء کرام وہمہ حقائق ملائکہ
[illegible] علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ ظلال اند مر او را [illegible]
[illegible] قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اول ما خلق اللہ
نوری وقال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ
والمومنون من نوری پس ناچار آں حقیقت واسطہ بود درمیان سائر
حقائق درمیان حق جل وعلا و وصول بمطلوب احدے را بے توسط
[illegible] علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام محال باشد فہو نبی الانبیاء
والمرسلین وارسالہ رحمۃ للعالمین ولہذا علیہم الصلوات
والتسلیمات [illegible] ہمچنانست کہ انبیاء اولو العزم باوجود اصالت تبعیت
او می جویند و آرزو دخول امتاں او میکنند کہ ورد علیہ
وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات۔ ([illegible])

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وارشاد ہے۔ خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری (یعنی میں
کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے) پس یہی حقیقت باقی تمام
حقائق [illegible] کے بغیر کسی
[illegible]
ہیں اور آپ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے ہیں۔ یہی وجہ ہے انبیاء
اولوالعزم بھی اصالت کے باوجود آپ کی اتباع کے خواہاں اور آپ کی امت
میں داخل ہونے کے آرزومند ہے جیسا کہ (حدیث میں) وارد ہے۔
علیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات

حضور ﷺ کی شان یکتا

[illegible]
مگر خاتم الرسل را علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات مگر از آں مقام خبر دادہ کہ
فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ
ملک مقرب ولا نبی مرسل ودر حدیث قدسی مگر ایں خصوصیت اشارت کہ
وارد شدہ یا محمد انا وانت وما سواک خلقت لاجلک فقال محمد
علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اللہم انت وما انا وما سواک ترکت لا
جلک محمد رسول اللہ ﷺ سرور [illegible] وعظمت وبزرگی
ایشاں را [illegible] شناسند کہ حق باباطل دریں دار ابتلا
مشترک است وحق باباطل مخلوط در روز قیامت بزرگی معلوم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ترجمہ: مقام رضا سے آگے حضرت خاتم المرسلین ﷺ کے سوا کسی کا قدم

[illegible] حدیث میں حضور ﷺ نے اسی مقام کی خبر دی۔

[illegible] لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

[illegible] ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی فرشتہ مقرب اور [illegible]

اس حدیث قدسی میں بھی شاید اسی خصوصی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ (کہ رب نے فرمایا) اے محمد میں ہوں اور تو اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے، حضور ﷺ نے عرض کیا [illegible] اور میں نے تیرے سوا سب کچھ تیرے لئے ترک کر دیا۔

آج سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کیا دریافت کر سکیں اور آپ کی عظمت [illegible] باطل [illegible] قیامت [illegible] ہوں جب وہ [illegible] شفیع [illegible] [illegible] [illegible]

خدا اور رسول ﷺ کی محبت: و نیز منقول است کہ شیخ مہنہ ابو سعید ابو الخیر مجلسی داشتند و سید اجل از اکابر سادات خرسان نیز در مجلس ایشان نشستہ بودند اتفاقا در آن اثنا مجذوب الاحوال پیدا شد، حضرت شیخ او را بر سید اجل تقدیم دادند۔ سید را نا خوش آمد بسید فرمودند کہ تعظیم شما بواسطہ محبت رسول است علیہ الصلوٰۃ والسلام، تعظیم این مجذوب بواسطہ محبت حق سبحانہ این قسم [illegible] اکابر [illegible]

[illegible]

محبت رسول او علیہ الصلوٰۃ والسلام در سکر حال می دانند و [illegible] [illegible] اما این قدر ہست کہ در مقام کمال کہ مرتبہ [illegible] در مقام تکمیل کہ نصیبی از مقام نبوت است محبت رسول غالب [illegible] سبحانہ

من اطاعۃ الرسول التی ہی عین اطاعۃ اللہ سبحانہ۔

([illegible])

ترجمہ: اور یہ بھی منقول ہے کہ شیخ مہنہ ابو سعید ابو الخیر رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور خرسان کے بزرگ سادات میں سید اجل (یا بہت بڑے سید) بھی اسی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اتفاقاً اسی اثنا میں ایک مغلوب الاحوال مجذوب آ نکلا۔ حضرت شیخ نے [illegible] سید اجل پر فوقیت دی [illegible]

[illegible] مستقیم الاحوال بزرگوار اس قسم [illegible] رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت پر [illegible]

[illegible] اس قدر ضرور کہ مقام کمال میں جو مرتبہ ولایت ہے حق تعالیٰ کی محبت غالب ہوتی ہے اور مقام تکمیل میں جو مقام نبوت کا فیض حصہ ہے رسول اللہ ﷺ کی محبت [illegible] اطاعت رسول پر جو عین اطاعت خداوندی ہے ثابت قدم رہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

و آنکہ گفتم محبت خاص پیدا می شود در رنگ آنکہ بعض بعض این فقیر را شدہ بود و در علت ان محبت میگفت کی محبت من بحضرت حق سبحانہ از ان جہت است کہ او تعالیٰ رب محمد است ﷺ و مشائخ وبار ان دیگر ازین مقولہ تعجب میکر دند انکارم کہاز خاطر شما ہم رفتہ باشد و ای این قسم محبت پیدا شود الحاق و اتحاد چگونہ متصور بود ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ (دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۲۱ امام مرزا حسام [illegible])

ترجمہ: اور یہ جو ہم نے کہا ہے کہ خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ [illegible] [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] خیال ست شاید [illegible] محبت پیدا ہو الحاق [illegible] یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے)

محبوب رب العالمین ایسا ہی ہونا چاہیے:

[illegible] لیس محبوبا لا محمد رسول اللہ ﷺ کہ مقصود ذاتی و مدعو اولی ازین دعوت اوست علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر ان را بطفیلی و مدعو وعلیہ اند مرادان باشند یا مریدان لولاہ لما خلق اللہ الخلق ولما اظہر الربوبیۃ کما ورد چون [illegible] [illegible]

[illegible]

اور فیوض و برکات [illegible] علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام و باقی [illegible] اگر ہمہ را آل او گوید گنجائش دارد علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کہ ہمہ پس رو او بند و بے توسط او کما لات [illegible] ہمہ بہر گاہ و حو دشان بے توسط وجود او صورت نہ بندد [illegible] کمالات دیگر خود کہ تابع وجود اندبے توسط او چہ صورت خواہند علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام بلی محبوب رب العلمین چنیں باشد (حوالہ ایضاً)

[illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] مقصود [illegible] آپ [illegible] علیہ الصلوۃ والسلام اور دوسرے مراد ہوں یا مرید آپ ہی کے طفیل بنائے گئے ہیں۔ لولاہ لما خلق الله الخلق ولما اظهر الربوبية (اگر آپ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی ربوبیت ظاہر کرتا) جیسا کہ (حدیث قدسی میں) وارد ہوا ہے۔ چونکہ دوسرے سب آپ کے طفیل ہیں اور آپ [illegible] اصل مقصود ہیں ﷺ [illegible] سب آپ [illegible] ہیں اور آپ ہی کی وساطت سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں اس اعتبار [illegible] ﷺ [illegible] آپ [illegible] پیچھے [illegible] ہیں [illegible] حاصل نہیں [illegible] جب [illegible] آپ [illegible] مقصود نہیں [illegible] رب العلمین ایسا ہی ہونا چاہیے۔

ولادت باسعادت کے وقت: آپ ﷺ [illegible] عبدالاحد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سعادتمند فرزند کی ولادت کے [illegible] ﷺ تشریف [illegible] بچے کے کانوں میں اذان و تکبیر فرما رہے ہیں (حوالہ [illegible])

نکاح کا مبارک اشارہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ [illegible] سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں دہلی اور سرہند کے مابین شہر تھانیسر میں آپ کا گزر ہوا۔ وہاں کے رئیس شیخ سلطان تھے۔ یہ بادشاہ کے بڑے مقرب اور اسی کی طرف سے دہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کے حاکم مقرر تھے۔ شیخ سلطان [illegible] جناب [illegible] ﷺ [illegible] اپنی بیٹی کی شادی [illegible] شیخ احمد [illegible] شیخ [illegible] حضرت مجدد الف ثانی علیہ [illegible]

حسب الارشاد اس رشتے کو قبول فرما کر بیٹے کی شادی کر دی۔ (ملخصاً از سیرت [illegible]) نے اس بات کو بڑے فخر سے بیان کیا ہے۔ ان کا نکاح ملکہ کوثر بیگم کی رضامندی بھوپال کی ریگمہ سے ہوا تھا۔

نزول خلعت [illegible] حضرت مجدد الف ثانی علیہ [illegible] جناب [illegible] کائنات ﷺ [illegible] تشریف [illegible] دست مبارک سے [illegible] حضرت مجدد الف ثانی علیہ [illegible] پہنانے ہیں [illegible] 10 [illegible] 1010 [illegible]

قیومیت [illegible] آپ [illegible] تشریف [illegible] آپ [illegible] مشاہدہ [illegible] اسی وقت القاء ہوا کہ یہ قیومیت کا منصب ہے جو رسول مقبول ﷺ [illegible] آپ [illegible] قیومیت کا منصب [illegible] 27 رمضان 1010ھ میں [illegible] حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف [illegible] اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر دستار باندھی اور منصب قیومیت کی مبارکباد دی۔ (ص 204)

علم کلام کے مجتہد: ایں فقیر را در توسط احوال حضرت پیغمبر ﷺ [illegible] مجتہد [illegible] اور ہر مسئلہ از مسائل کلامیہ ایں فقیر را رائے خاص است و علم مخصوص (مبدأ ومعاد)

[illegible] اس فقیر کو توسط احوال میں جناب پیغمبر خدا ﷺ نے واقعہ میں [illegible] ایک خاص رائے ہے اور علم بھی مخصوص ہے۔

میر نصیر احمد رومی کا کشف: میر نصیر احمد رومی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت رسول اللہ ﷺ [illegible] ﷺ [illegible] چنانچہ میر صاحب [illegible] ہندوستان [illegible] لاہور میں پہنچے تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ [illegible] خدمت میں حاضر ہو کر شرف [illegible] (سیرت [illegible])

اجازت نامہ حضرت شیخ [illegible]

[illegible] رسالتمآب ﷺ سے فقیر نے [illegible]

[illegible]

[illegible] میں ہمراہ ہے اس اثنا میں ظاہر ہوا کہ اجازت نامہ کے [illegible]

[illegible] سے اس فقیر کی خاص وجہ بھی اسی وقت معلوم ہو گئی [illegible]

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] اجازت نامہ کی پشت

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] اجازت نامے کے [illegible]

[illegible] (دفتر دوم مکتوب ۰۲)

تصدیق تحریر: حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] ایک رسالہ لکھا اس کے بارے میں اپنے پیر و مرشد حضور خواجہ باقی باللہ کی بارگاہ میں خط لکھتے ہوئے اس رسالے کی مقبولیت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

بعد از تحریر آں چناں معلوم شدکہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ باجمع کثیر از مشائع امت خود حاضر اندو ہمیں رسالہ را بر دست مبارک خود دارند وازکمال کرم خویش بوسہ کنند و بہ مشائخ می نمایند کہ ایں نوع معتقدات می باید حاصل کرد و جماعتہ کہ بایں علوم مستسعد گشتہ بودند نورانی و ممتاز اند عزیز الوجود و روبروئے آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ ایستادہ والقصہ بطولھا و بر ہماں مجلس باشاعت این واقعہ حقیر را امر فرمودند) (دفتر مکتوب نمبر ۶ [illegible] اس کی تحریر [illegible] معلوم ہو [illegible] ﷺ [illegible] بہت سے مشائخ [illegible] تشریف فرما ہیں [illegible] آپ کے دست مبارک میں [illegible] اپنے کمال [illegible] ہیں اور مشائخ کو دکھا کر فرماتے ہیں [illegible] مقامات حاصل [illegible] جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے، نورانی ممتاز اور قلیل الوجود ہونے کے ساتھ ساتھ حضور پر نور ﷺ کے روبرو کھڑے ہیں۔ یہ قصہ [illegible] ہے اسی مجلس میں اس واقعے کی اشاعت کا حکم اس فقیر کو صادر فرمایا۔ مکتوبات کی جلد اول کے بعد جلد ثانی شروع کرنے کی اجازت طلب کی گئی [illegible]

حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں اس [illegible] میں ہوں کہ تمام علوم جو تحریر میں آ چکے ہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے جلد ثانی کے مکتوبات لکھنے شروع کیے۔ مکتوبات شریف کی

[illegible]

اے فرزند! یہ معارف جو لکھے گئے ہیں امید ہے کہ الہامات رحمانی سے ہوں کہ جن میں وساوس شیطانی کی آمیزش کی بالکل مجال نہیں۔ اس کی دلیل فقیر کے پاس یہ ہے کہ جب ان علوم کے لکھنے کے درپے ہوا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ قدس سرہ میں ملتجی ہوا تو میں نے دیکھا کہ کئی ملائکہ کرام علی نبینا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وہ حضرات غور سے پڑھیں جنہیں مکتوبات شریف [illegible] عرض کرتے ہیں کہ دراصل خود ان حضرات پر جب وہ اس قسم کے بے بنیاد خدشات کا اظہار کرتے ہیں۔ سکر کا غلبہ ہوتا ہے۔ اب جس جس کو جس [illegible] اور اس ایک جملے کو شافی وسائی اور کافی ووافی [illegible]

مقبولان مجدد [illegible]

[illegible] حضرت مجدد [illegible]

[illegible]

حضرت مجدد الف ثانی قدس [illegible]

حضرت میر محمد نعمان قدس سرہ [illegible]

ہیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ [illegible]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پاس [illegible]

[illegible]

ہے اور (میرے وسیلے سے) خدا کا مقبول ہے اور جو شیخ احمد کا مرید [illegible]

[illegible]

[illegible]

بھی مقبول ہوا۔ اس خیال کے آتے ہی حضور ﷺ نے صدیق اکبر [illegible]

سے مخاطب ہو کر فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت شیخ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ)

ایک اور بشارت۔ شیخ مجدد قدس سرہ فرماتے ہیں [illegible]

ایک روز [illegible] صفحے میں بیٹھا تھا [illegible]

[illegible] نامناسب پاتا تھا۔ اسی دوران بحکم حدیث من تواضع لله رفعه الله (یعنی جس نے اللہ کیلئے تواضع کی، اللہ نے اس کو بلند کر دیا) اس دور افتادہ کو خاک مذلت سے اٹھایا گیا اور اس کے باطن میں یہ ندا کی گئی۔ غفرت لک ولمن توسل بک الی بواسطة او بغیر واسطة الی یوم القیمة

ترجمہ: میں نے بخش دیا تجھ کو اور ان کو جو بالواسطہ یا بلا واسطہ قیامت تک میری طرف تیرا واسطہ پکڑیں گے۔ [illegible] بشارت [illegible]

والحمدلله سبحانه على ذالك حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا و يرضى والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمد واله كما يحرى

[illegible]

[illegible]

یا رب تو اے خواجہ بہت کمی

[illegible] بڑھیا کے در پہ آئے سلطان [illegible] اے خواجہ [illegible]

ان ربک واسع المغفرة (بے شک تیرا رب وسیع بخشش [illegible])

([illegible])

بارہ بار زیارت حضرت [illegible] الدین [illegible] حضرت مجدد [illegible] ثانی قدس سرہ [illegible] میں بیان [illegible] حضرت مجدد [illegible] ثانی ایک مدت تک [illegible] تھے [illegible] حضرت شیخ مجدد [illegible] اقدس [illegible] ایک وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت شیخ مجدد [illegible]

[illegible]

[illegible] مشرف [illegible]

[illegible] ۹۹ تا ۱۳۹)

حضرت مرزا شہید کا خواب: حضرت مرزا شہید قدس سرہ [illegible] مشرف [illegible] حضرت ﷺ [illegible] مبارک کی رات مجھے پہنچ رہی ہے۔ اسی اثنا میں مجھے پیاس لگی۔ سرہند [illegible] حکم دیا۔ بندہ نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ میرے پیر زادے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہمارے حکم کی تعمیل کرتے ہیں [illegible] بزرگ پانی لایا اور [illegible] حضرت مجدد الف ثانی کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے [illegible] کی مثل میری امت (کے دور حاضر میں کون [illegible]) میں [illegible] تعالی [illegible]

حضور ﷺ نے بہت پسند فرمائی اور شگفتہ ہوئے۔ فرمایا کہ پھر پڑھو [illegible] یہ تعریف فرمائی اور [illegible] بزرگ [illegible] بشارت [illegible] ایک پیالہ [illegible] جواب [illegible] بہت متعجب ہوئے۔ حضور ﷺ کے [illegible] مبارک [illegible] محبت سے میں نے [illegible] کی کیفیت [illegible] بیداری سے بہتر ہے کئی دن تک مجھے بھوک اور پیاس نہ لگی ([illegible] حضرت میرزا [illegible] قدس سرہ)

☆ ☆ ☆

امام احمد رضا کے
تعلیمی نظریات

... مسعود احمد

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کسی بھی دینی مدارس کے بانی کیلئے ضروری ہے کہ خلوص، لگن کے ساتھ ساتھ تعلیم کے بارے میں اس کے نظریات صحیح اور مفید ہوں......... اس پہلو سے جب ہم امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تعلیمی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں بے مثال ماہر تعلیم نظر آتے ہیں۔ یہاں چند نکات پیش کئے جاتے ہیں۔

اسلامی تصور:

اسلام کی تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ تعلیم کا محور دین اسلام ہونا چاہیے کیونکہ ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لئے یہ جاننا ضروری ہے وہ کیا ہے اور اس کا دین کیا ہے؟

مقصدیت

بنیادی مقصد خدا شناسی اور رسول شناسی ہونا چاہیے۔ تاکہ ایک عالمگیر فکر ابھر کر سامنے آئے............ سائنس اور مفید علوم عقلیہ کی تحصیل میں مضائقہ نہیں مگر بہت اشیاء سے زیادہ خالق اشیاء کی معرفت ضروری ہے۔

اولیت:

ابتدائی سطح پر رسول اللہ ﷺ کی محبت و عظمت کا نقش طالب علم کے دل پر بٹھا دیا جائے جو کہ اس وقت [illegible] پتھر کی لکیر ہوتا ہے حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کے ساتھ ساتھ آل و اصحاب اور اولیاء و صلحاء کی محبت و عظمت کے نقوش بھی قائم کردیے جائیں۔

صداقت:

جو کچھ پڑھایا جائے وہ حقائق پر مبنی ہو، جھوٹی باتیں انسانی فطرت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ ...... جس طرح جسم کے لئے صحیح غذا ضروری ہے، اسی طرح ذہن اور روح کے لئے بھی صحیح غذا ضروری ہے۔ فطرت اسی سے [illegible] ہے۔

افادیت:

انہی علوم کی تعلیم دی جائے جو دین و دنیا میں کام آئیں۔ غیر مفید اور غیر ضروری علوم کو نصاب سے خارج کردیا جائے۔ اس سے افراد کی توانائی، مال اور عمر قیمتی ضائع ہوتے ہیں۔ جو ایک بڑا قومی نقصان ہے۔

للہیت

اساتذہ کے لئے لازم ہے کہ ان کے دل میں اخلاص، رحمت اور قومی [illegible] ہوں۔

حمیت و غیرت:

طلبہ میں خود شناسی اور خودداری کا جوہر پیدا کیا جائے تاکہ وہ دست سوال دراز کرنے کے عادی نہ ہو جائیں......... ورنہ ایسے جوہر کھو کر معاشرے کے لئے ایک بوجھ اور اسلام کے لئے ایک داغ بن جائیں۔

حرمت:

طلبہ کے دل میں تعلیم اور متعلقات تعلیم کا احترام پیدا کیا جائے۔

صحبت: طالب علم کو بری صحبت سے بچایا جائے کیونکہ بری [illegible] ہوتی ہے۔ امام احمد رضا مفید کھیل اور سیر و تفریح کو بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔ تاکہ طالب علم کی طبیعت میں نشاط و انبساط پیدا ہو۔ اور وہ مسلسل تحصیل علم سے [illegible]۔

[illegible] سلفیت

[illegible] سکون اور پروقار ہونا چاہئے تاکہ طالب علم کے دل میں وحشت اور انتشار نہ ہو۔ [illegible] سے ازخود ہوتا ہے ..... امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ تعلیم و تعلم کے نشیب و فراز سے اچھی طرح باخبر تھے۔

[illegible] وارد نے کیا کیا اور حضرت شیخ ایک بزرگ نے کیا کہا اور کیا کیا..... [illegible] کہ لوگ کچھ نہیں سمجھے حقیقت میں وہی سب کچھ ہیں [illegible] پروفیسر سید سلیمان اشرف [illegible] حیران رہ گئے [illegible] کہ ایک گوشہ میں [illegible] وہ مسئلہ سامنے رکھا گیا تو امام احمد [illegible] سید سلیمان اشرف بہاری نے فرمایا کہ [illegible]

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جن کو لوگ کچھ نہیں سمجھے وہی سب کچھ ہیں

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ [illegible] ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں قائم کیا اور شان اخلاص یہ کہ پہلے سال کے تمام اخراجات اپنی جیب خاص سے عنایت فرمائے [illegible] علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"وہ تیرہ برس دس مہینے چار دن میں درس سے فارغ ہوئے (یعنی تقریباً ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں) .... اور چند سال طلبہ کو پڑھایا۔" (الکلمۃ [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۹ء، ص ۱)

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ نے فرمایا

"اعلیٰ حضرت نے زمانہ طالب علمی میں طلبہ کو پڑھایا۔"

(سوامت [illegible] ص ۵۳ مطبوعہ بریلی ۱۳۳۱ھ)

ان دونوں بیانوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں فارغ ہونے کے بعد گھر ہی پر چند سال [illegible] ۱۳۲۲ھ [illegible] دارالعلوم منظر اسلام [illegible] گھر [illegible] لیکن [illegible]

☆..... دارالعلوم منظر اسلام کے بانی امام احمد رضا علیہ الرحمہ تھے۔

☆ [illegible] حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا علیہ الرحمہ [illegible]

☆ [illegible] مولانا حسن رضا [illegible]

[illegible] شیخ الحدیث [illegible] ("[illegible] ۱۹۰۵ء) [illegible] (۱۹۰۶) کے دو ترجمے اور دوسری [illegible] حجۃ الاسلام نے دارالعلوم منظر [illegible] ترقی دی، چنانچہ جب مولانا سلامت اللہ نقشبندی مجددی (م ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۹ء) [illegible]

"جن کی نظیر اقلیم ہند میں نہیں۔" (ایضاً)

دارالعلوم منظر اسلام کا جلسہ تقسیم اسناد

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے وصال کے ایک عرصے کے بعد جب [illegible] ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء [illegible] جلسہ تقسیم [illegible] کے علاوہ درگاہ اجمیر شریف کے دیوان سید آل رسول علی خاں علیہ الرحمہ اور علی پور سیداں (پنجاب۔ پاکستان) کے مشہور و معروف شیخ وقت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری خصوصی مہمان کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

تعلیم کے اہداف

تعلیم کے جزوی طور پر [illegible] کئی اہداف ہو سکتے ہیں [illegible] مجموعی طور پر ایک ہدف ہونا چاہئے تاکہ امت کے فکر و عمل کی تعمیر ہو۔ [illegible] دارالعلوم منظر اسلام کو قائم ہوئے آج ایک صدی گزر چکی ہے، لیکن [illegible]

جس فکر کی داغ بیل ڈالی گئی تھی آج وہی فکر پھل پھول کر سارے عالم میں پھیل

رہی ہے

جس کا خاص امتیاز رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت، دشمنان اسلام

اور گستاخان رسول سے شدید نفرت و عداوت ہے۔

اس میں شک نہیں کوئی دشمن رسول اور کوئی گستاخ رسول محبت و

احترام کے لائق نہیں، ہاں ہدایت و نصیحت کی نیت سے شفقت و مہربانی

حضور ﷺ کی سنت ہے...... علمائے حق اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس

سنت کو نہیں چھوڑا [illegible]

کسی بھی دارالعلوم کی تعمیر و تشکیل کے لئے

☆ توکل بھی ضروری ہے۔

☆ استاد بھی ضروری ہے۔

☆ طالب علم بھی ضروری ہے

☆ نصاب بھی ضروری ہے۔ اور

☆ فنڈ بھی ضروری ہے۔

دور جدید کے مدارس میں ان ضرورتوں کو معکوس کر دیا گیا ہے

توکل کا نام و نشان نہ رہا، استاد کی قدر و قیمت گھٹ رہی ہے، طالب علم کا

کوئی پرسان حال نہیں، نصاب کی کوئی پرواہ نہیں، ضرورت کی تھوڑی بہت پرواہ

ہے، سارا زور فنڈ کی فراہمی اور اسراف و تبذیر پر ہے [illegible] اس میں شک

نہیں دارالعلوم کی روح استاد اچھا ہے تو سب کچھ اچھا ہے [illegible]

اہمیت اپنی جگہ مگر استاد کی بات استاد ہی کے ساتھ ہے [illegible] دارالعلوم منظر

اسلام کے اساتذہ میں ایک سے ایک اعلیٰ استاد نظر آتے ہیں۔

طلبہ کی تربیت کردار کی تعمیر:

[illegible]

طلبہ پر وہ مہربانیاں کہ یاد ہی نہ آئیں ... کیسے غور و تدبر کی [illegible]

فاضل نے لکھا ہے [illegible]

بکوانے [illegible] خوش ہوتے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مہربان باپ اپنی اولاد کو دیا کرتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاتے ہیں، اس دیا خلوص دیا سب کچھ دیا

وقت کی قدر و منزلت:

طالب علم و استاد کے لئے سب سے بڑی بات وقت کی قدر و منزلت

کی ہے...... امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے ایک لمحہ ضائع نہ کیا اور ایک عجیب

سبق سکھایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سبق سکھایا ہے اس پر عمل کیا جائے تو حکومتیں بن جائیں اور سلطنتیں سنور

جائیں

آمد و خرچ کے معاملے میں کمال احتیاط

روپے پیسے کے معاملے میں امام احمد رضا علیہ [illegible]

[illegible] خواہ وہ پیسہ بصورت نذر آتا ہے، خواہ چندے کی صورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احتیاط

[illegible] کبھی مال چندے کا تھا [illegible]

[illegible]

جب کثرت کار کی وجہ سے دارالعلوم کا اہتمام مشکل ہو گیا تو اپنے بیٹے [illegible] ... م احمد رضا نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ مہتمم بنے رہیں، چونکہ ان کے نام سے اخبار ہے اور اہتمام کوئی اور کرے ...... جب تک وہ خود پیچھے کی دیکھ بھال کرتے رہے [illegible] جب مجبوراً معروف ہو گئے تو یہ [illegible] اپنے صاحبزادے کو سونپ دی۔ [illegible]

فرش و فروش سنت ہے

دور جدید کا مزاج اسراف پسند ہے بلکہ تبذیر پسند ...... اس کو [illegible] سب کچھ سمجھ رہے ہیں [illegible] اس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے [illegible] روشنی میں فرش پر بیٹھ [illegible] عالی ہستیں حاصل کی ہیں [illegible] ہمیشہ فرش ہی [illegible] پر بیٹھ کر کام کئے [illegible]

دارالعلوم منظر اسلام کی شاندار عمارت نہ سہی، فرنیچر و شاندار فرش و فروش نہ سہی، مگر جو کام ہو رہا ہے وہ شاندار ضرور ہے، اس کا ایک مزاج ہے .... ایک صدی گزر جانے کے بعد وہ مزاج نہیں بدلا، اس سے استقامت کا اندازہ ہوتا ہے ...... وہ ایمان دے رہا ہے، وہ محبت رسول ﷺ دے رہا ہے [illegible] جد وجہد کا نتیجہ ہے۔ (امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ، حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ، مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں علیہ الرحمہ، حضرت مولانا محمد ریحان خاں علیہ الرحمہ کی ارواح پاک پر ہزاروں لاکھوں سلام ہوں۔

مولا کریم حضرت علامہ محمد سبحان رضا خاں دامت برکاتہم [illegible] رہے اور دارالعلوم منظر اسلام شب و روز آپ کی سرپرستی میں ترقی کرتا رہے۔

([illegible])

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی — اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

نعت شریف

در شان سید الابرار محمد مصطفی ﷺ

[illegible]

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس صورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
ایہہ صورت شالا پیش نظر
رہے وقت نزع تے روز حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر
سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
یعطیک ربک داس تساں
فترضیٰ تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں
والشفع تشفع صحیح پڑھیاں
سبحان اللہ ما اجملک
ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

امام اہل سنت اور مسئلہ اذان قبر

مناظر ابن مناظر حضرت علامہ شفقات احمد مجددی

امام اہل سنت مجدد دین وملت ابو حنیفۂ وقت حضور قبلۂ عالم عبد المصطفیٰ
مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ
صفات وہ جلیل القدر ہمہ جہت شخصیت ہے کہ عرب وعجم کے اکابرین اسلام نے
آپ کو وقت کا مجدد مانا۔ آپ نے اس کفر والحاد، شرک وبدعت اور خارجیت
و رافضیت [illegible]
ایمان [illegible] قلوب [illegible] مستحکم [illegible]
[illegible]
کر اذان پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اس مسئلہ پر ایک مختصر
مگر جامع ومانع اور مضبوط دلائل وبراہین سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
قرآن وحدیث [illegible]
قرآن وحدیث [illegible]
ثابت کر کے دکھائیں۔ انشاء اللہ عزوجل تاقیامت تو آ نہ سکیں [illegible]
شرع کے مطابق اذان قبر کو کوئی مائی کا لال شرک یا بدعت ثابت نہیں کر سکتا۔
للہ الحمد۔ پھر بھی سادہ لوح عوام کے قلوب وایقان کو [illegible]
اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ "ایذان الاجر فی اذان القبر" [illegible]
خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حق [illegible]
[illegible] کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب [illegible]
☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید فرقان حمید [illegible]
[illegible]
تدفین کا وقت انتہائی وحشت اور گھبراہٹ کا وقت ہے۔ اور اذان میں اللہ تعالیٰ کا
ذکر ہے لہٰذا اس وحشت ودہشت کے وقت [illegible] انشاء اللہ عزوجل [illegible] مسلمان
میت کے لئے دل کے فرحت وانبساط اور اطمینان کا باعث ہوگی۔ ☆ مسند امام

[illegible] ۲۹۶ سے حضرت [illegible] جبل رضی [illegible]
[illegible]
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما عمل آدمی عملا قط انجی له
من عذاب اللہ من ذکر اللہ۔ یعنی انسان کے تمام اعمال میں سے اللہ کے ذکر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نصیب ہوگی۔ ☆ مسند ابو یعلیٰ سے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
[illegible]
الحریق بالتکبیر [illegible]
[illegible] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن عدی اور [illegible]
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت نقل فرمائی ہے کہ جناب رسول کریم علیہ
التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اذا رایتم الحریق فکبروا [illegible] یطفی النار۔ یعنی
[illegible]
ہے۔ چونکہ اذان میں بھی [illegible]
صاحب قبر اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

[illegible]

بخاری اور مسلم کی صحیح حدیث ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

[illegible]

کے بعد [illegible] تلقین کرنی چاہیے۔ [illegible]

[illegible] فوت شدہ شخص بھی [illegible] مشکوۃ ص ۲۶ [illegible]

ص ۳۶۸ [illegible]

فوت شدگان کو [illegible]

قبر پر کھڑے ہو کر تلقین کرنے کا [illegible] قبر

[illegible] تلقین کرنا ثابت ہو [illegible] نکیرین کے سوالوں کے جواب

دینے میں میت کی معاونت ہوتی ہے [illegible]

[illegible] طریقہ تلقین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوالوں کے جواب دے سکے

☆ مسند فردوس دیلمی [illegible] جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ [illegible]

نقل فرمائی۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] قبر بھی اس وقت [illegible] وحشت میں ہوتا ہے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پریشانیوں [illegible]

[illegible] جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

نقل فرمائی ہے کہ جب جناب سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام [illegible]

[illegible] آپ غمزدہ تھے تو جناب جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے

آپ کے پاس اذان کہی (تو اذان کی برکت سے آپ کو نام محمد ﷺ [illegible]

اور آپ نے نام محمد کے طفیل دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی لغزش معاف فرما دی

اور آپ کا تمام رنج و غم دور ہو گیا)

ثابت ہوا کہ غمزدہ کے پاس اذان کہنا رضائے خداوندی اور سنت جبرائیلی

ہے۔ وھو المطلوب۔

☆ طبرانی صغیر و اوسط و کبیر میں جناب انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مستفید مستفیض ہو گا۔

[illegible]

[illegible] روایت سے یہ مستفید ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

پھر دعا کی جائے اس سے دعا کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

☆ [illegible]

[illegible]

[illegible] وجل دعا ضرور قبول ہو گی۔

[illegible] نقل فرمایا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان [illegible] میت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نکیرین کے سوالوں کے جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث کی تائید ہوتی ہے [illegible] قبر پر [illegible]

[illegible] اذان بھی پڑھنی چاہیے پھر [illegible] تاکہ میت کا [illegible]

بھی [illegible] شیطان کے شر سے بھی محفوظ ہو جائے اور اطمینان کے ساتھ

نکیرین کے سوالوں کے جواب دے اور عذاب قبر سے محفوظ ہو جائے [illegible]

[illegible] کی دعا بھی قبول ہو جائے۔ وما علینا الا البلاغ والسلام

[illegible]

☆ ☆ ☆

بیابنہ مجلس احمد رضا

مجدد ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ جن کا وصال شریف ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ میں ہوا

چند ارشادات و ملفوظات

عرض: حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا۔ سنا ہے کہ اپنے اعزا میں دس شخصوں کی

ارشاد: حافظ و عالم کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی، عالم ستر، اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ عالم کے ساتھ جن لوگوں کا ذرا بھی تعلق ہوگا، اس کی شفاعت کریں گے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا۔ لوگوں کا حساب ہو جائے گا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے، علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے۔ عرض کریں گے الٰہی ہم کیوں روکے گئے ہیں؟ ارشاد ہوگا کہ تم کو ہم نے اپنے فرشتوں کی مانند کیا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں۔ پھر علماء سے فرمایا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کرو اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔

عرض: صدقہ جانور یا ذبح کیے ہوئے کی صورت میں صدقہ کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں

ارشاد: اگر صدقہ واجب ہے اور خود جانور ذبح کا ہے تو ذبح لازم ہوگا اس حالت میں کہ ذبح کے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں اور وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا

عرض: عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ، نانا نانی، دادا دادی، ماموں چچا وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

ارشاد: سب کھا سکتے ہیں کلوا وتصدقوا وادخروا الحدیث یہ عقیقہ میں بھی ہے احکامہا احکام الاضحیۃ

عرض: یہ مشہور ہے محرم، صفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

ارشاد: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض: زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے۔

ارشاد: ہاں جائز ہے۔

عرض: کیا عدت کے اندر بھی نکاح کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد: عدت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے

عرض: اگر کوئی پیش امام یا قاضی عدت میں نکاح پڑھا دے گا تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔ اس پڑھانے والے سے نکاح میں تو کچھ فرق نہ آئے گا اور پیش امام کی امامت کا کیا حکم ہے اور اس پر کچھ کفارہ بھی دینا ہوگا یا نہیں اور اس نکاح میں جو لوگ شریک ہوئے ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ پیش امام سے قرآن کی آیت غلطی ہو گئی ہے۔ اب مجھے مسئلہ معلوم ہو گیا ہے۔ مگر ایک مولوی صاحب نے ان سے کہہ دیا کہ تم کہہ دو "مجھے علم نہ تھا" جس نے عدت میں نکاح پڑھا دیا ان صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

ارشاد: جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا، اگر حرام جان کر پڑھایا سخت فاسق اور زنا کا دلال ہوا، مگر اس کا اپنا نکاح نہ گیا اور اگر عدت میں نکاح حلال جانا تو خود اس کا اپنا نکاح جاتا رہا اور اسلام سے خارج ہو گیا۔ بہرحال اس کی امامت جائز نہیں جب تک توبہ نہ کرے۔ یہی حکم شریک ہونے والوں کا ہے جو جانتا تھا کہ نکاح پیش از عدت ہو رہا ہے اس پر اگر ہوں اور جو دانستہ شریک ہوا، اگر حرام جان کر تو سخت گنہگار ہوا اور حلال جانا تو اسلام بھی گیا۔ اور وہ شخص جس نے اس کو جھوٹ بولنے کی تعلیم دی سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے۔

عرض: حضور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی فرقہ وہابیہ تھا۔

رشاد [illegible] واقعہ ہے جسے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے [illegible]
مومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] کی حالت چاہی تھی۔ [illegible]
امیر المومنین تشریف لے گئے [illegible] سے پوچھا [illegible] امیر المومنین [illegible]
آپس میں [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم الا للہ حکم نہیں مگر اللہ کے لئے۔ [illegible]
رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی قرآن کریم میں یہ آیت بھی تو ہے فابعثوا حکما
من اهله وحكما من اهلها زن وشوہر میں خصومت ہو ایک حکم اس کی طرف
سے بھیجو ایک حکم اس کی طرف سے، اگر دونوں صلح چاہیں گے تو اللہ ان میں
میل کر دے گا۔ دیکھو اسی طریقہ [illegible] سے جو [illegible] ہوتا ہے [illegible]
اللہ [illegible] ذاتی [illegible] کے فرق سے [illegible]
ایمان اور اثبات کی آیتوں سے [illegible] جواب کو [illegible] میں سے [illegible]
تائب ہو گئے اور [illegible] کے سر پر موت سوار تھی۔ [illegible] حسنین [illegible]
اکابر رضی اللہ عنہم کو ان کے قتل میں [illegible] یہ قوم [illegible] عبادت
تلاوت میں سرگرمی [illegible] امیر المومنین کو تو حضور
تمام ما کان وما یکون ﷺ نے خبر دی تھی کہ [illegible]
کے عبادت پر [illegible] سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار
سے۔ قرآن پاک پڑھیں گے مگر ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا۔ امیر
المومنین کے لشکر [illegible] قتل پر [illegible]
اتر گئے۔ امیر المومنین نے فرمایا اللہ [illegible]
سب اسی طرف قتل ہوں گے۔ جب سب قتل ہو چکے اور امیر المومنین نے ان
کے لاشوں [illegible] تقویٰ وطہارت وتہجد وتلاوت کا دور [illegible] کرنے کے
نے فرمایا تلاش کرو اگر [illegible] میں وہ [illegible] تو تم نے بدترین اہل [illegible]
کو قتل کیا اور اگر [illegible] تو تم نے بہترین اہل [illegible] کو قتل کیا۔ تلاش کیا گیا،
لاشوں کے نیچے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستان زن کے مشابہ تھا۔ امیر المومنین نے
تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجا لائے اور لشکر کے دل کا شبہ اس غیب کی خبر بتانے اور
مطابق آنے سے زائل ہو گیا۔ کسی نے کہا حمد ہے اسے جس نے ان کی بیخ [illegible]
سے زمین کو پاک کیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کیا سمجھے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے
ہرگز نہیں ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں کچھ باپ کی پیٹھ میں ہیں۔

جب ان میں سے ایک [illegible] نکلے گا [illegible] حتی يخرج
آخرهم مع الدجال یہاں تک کہ [illegible] دجال کے ساتھ نکلے گا۔
یہی اس فرقہ کی [illegible] ہر زمانہ میں نئے رنگ نئے نام سے ظاہر ہوتا [illegible]
وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا ہوا ان کی [illegible] حدیثوں میں ارشاد
[illegible] سب ان میں موجود ہیں تحقرون صلاتكم مع صلاتهم و
صيامكم مع صيامهم واعمالكم مع اعمالهم تم ان کی نماز کے
آگے اپنی نماز کو حقیر جانو گے [illegible] کے آگے [illegible]
اعمال کے آگے اپنے اعمال کو يقرءون القرآن لا يجاوز
حناجرهم قرآن پڑھیں گے ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا۔ يقولون
من قول خير البرية بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب کی باتوں سے اچھی معلوم ہو
من قول خير البرية بات بات پر حدیث کا نام لیں گے اور حال یہ ہوگا کہ
يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية دین سے نکل جائیں
گے جیسے تیر شکار سے سيماهم التحليق ان کی علامت ہے کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جو تمہارے دین میں آتے ہیں ان کی
[illegible] کفر کے بال ہیں [illegible] وقت سے [illegible]
[illegible]
([illegible] حضور اقدس ﷺ
[illegible]
[illegible] فاروق اعظم نے عرض کی کہ
[illegible] ﷺ اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ فرمایا
[illegible] کہ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں
(وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا) اس سے فرمایا افسوس اگر میں تجھ پر عدل نہ کروں
تو کون عدل کرے گا۔ اور فرمایا [illegible] میرے بھائی موسیٰ پر کہ اس سے
[illegible] حضور اقدس ﷺ کی [illegible]
[illegible]

ہوئے ہیں اور حضور عطا فرما رہے ہیں اور بٹتے والے ہجوم کرتے چلے آ رہے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] حصہ ہیں۔

فان من جودک الدنیا وضرتها

ومن علومک علم اللوح والقلم

بے شک دنیا و آخرت حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم

[illegible]

علیک وسلم وعلی آلک واصحابک وبارک وکرم

ایک روز بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام حاضر ہیں، ایک شخص

[illegible]

حالت نماز میں قتل [illegible]

فرمایا کون ہے کہ اسے قتل [illegible] فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اٹھے [illegible]

وہی وقت پیش آیا۔ حضور نے پھر ارشاد فرمایا کون ہے جو اسے قتل کرے۔ مولیٰ علی اٹھے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جب تک [illegible]

چلا ہو۔ ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیتے تو امت پر سے بڑا فتنہ ختم ہو جاتا [illegible]

[illegible]

مجلس قدس کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک نگاہ [illegible] میں کہتا ہوا چلا گیا تھا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں، یہ غرور تھا اس خبیث [illegible] تقدس پر ورنہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی بھی عمل صالح [illegible] سرکار کی غلامی و بندگی کی فرع ہے جب تک [illegible] کوئی بندگی کام نہیں [illegible] قرآن عظیم میں [illegible] تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا لتؤمنوا

باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ تاکہ تم

[illegible] مصطفیٰ ﷺ [illegible]

[illegible] صدق۔

مؤلف ایک [illegible] مولانا سعید [illegible] مولوی فتح محمد صاحب [illegible] قربانی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا کہ مدارس میں دی جا سکتی ہیں یا نہیں۔ ارشاد ہوا بلاشبہ ان کا صرف مدرسہ میں جائز ہے۔ مولوی صاحب نے صاحب ہدایہ کا قول نقل کیا [illegible] قربانی کی کھال بیچے [illegible] قیمت کا صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور صدقات واجبہ کا مصرف مصرف زکوٰۃ ہے مصرف زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے [illegible] ارشاد فرمایا کہ [illegible] صورت میں ہے [illegible] محض اللہ مصارف خیر میں صرف کے لئے بیچے کہ یہ بھی قربت ہے اور یہاں قربت ہی مقصود ہے علاوہ ازیں مدارس میں دینا بیع کرنی نہیں ضرور ہے [illegible] صدقات واجبہ میں تملیک شرط ہے تو زکوٰۃ اور یہ صدقات مدارس میں کیونکر صرف کئے جا سکیں گے۔

ارشاد مہتمم [illegible] صدقات واجبہ کی رقوم سے [illegible] کتابیں خرید دے اور انہیں مالک بنا دے یا یہ کرے کہ طلبہ کو مدرسہ سے [illegible] پہلے روپیہ [illegible] مالک بنا دے پھر [illegible] روپیہ مہتمم [illegible] شریک ہو جائیں اساتذہ [illegible] تنخواہ میں یہ روپیہ صرف کرنا جائز نہیں

عرض: حضور اگر قرآن عظیم صندوق میں بند ہو اور ریل کا سفر [illegible] میں سفر [illegible] تنگی جگہ کے باعث مجبور ہے تو ایسی صورت میں صندوق نیچے رکھ سکتے ہیں؟

ارشاد: [illegible] مجبوراً [illegible] ورنہ ہرگز نہیں

[illegible]

عرض [illegible]

ارشاد: [illegible] کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد [illegible] آفتاب پر نگاہ ٹھہر سکتی ہے

عرض: [illegible] پڑھیں اور اشغال اور [illegible] ہوگا یا نہیں۔

ارشاد: [illegible]

عرض: [illegible] حالت میں کیا کرنا چاہئے۔

ارشاد: قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آ جائے [illegible] دو رکعت، اور ظہر کی چار اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور عشاء کی سات رکعت (یعنی چار فرض اور تین وتر) [illegible] (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کر لے، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب اور پھر عشاء کی، سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے، کاہلی نہ کرے۔ جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا [illegible] سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی [illegible] میں جو سب سے پہلے قضا ہوئی اس کے لئے صورت تخفیف [illegible]

[illegible]

(اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں ہیں [illegible] اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ [illegible] کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا، قال اللہ تعالیٰ ومن یخرج من بیتہ مهاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ [illegible] ایک ہی قدم اٹھا اور موت آ [illegible] پورا کام اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا [illegible]

انسانیت کی قاتل

M.N.C.S اور N.G.P.s

تحریر: [illegible] محمد طارق [illegible]

N G.P.s نان گورنمنٹل آرگنائزیشنز (غیر سرکاری تنظیمیں)

M N.C s ملٹی نیشنل کمپنیز

پاکستان میں تقریباً ۹۵ فیصد ملکی و غیر ملکی [illegible]
کرنے والے اداروں کے بیرونی ایجنڈوں کی تکمیل، اسلام اور ملک دشمن
سرگرمیوں میں ملوث ہیں [illegible]
مقصد ہے۔ اسلامی ممالک کی حکومت و سیاست، معیشت، صنعت، صحافت،
تہذیب و ثقافت، نظام تعلیم اور نظام عدل و انصاف، بیوروکریسی، میڈیا
[illegible] فلم انڈسٹری اور اسلامی تمدن [illegible]
[illegible] N G O s، M N C s [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور سیکولرازم کا پرچار بھی انہی کی بوئی ہوئی فصل ہے۔ [illegible]
[illegible] U N O [illegible]
پیسہ لگانا چاہتے ہیں یہ این جی اوز بھی اسی مسئلہ یا موضوع کے لئے [illegible]
لگی ہیں [illegible]
اسلامی ممالک کی جاسوسی کرنے میں کوئی بھی ان کا ثانی نہیں۔ کراچی
میں 1990ء میں [illegible] 200 [illegible]
[illegible]
[illegible] 2002ء میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] پاکستانی خاتون جو
قادیانی ہے اور ایک عرصہ سے اسلام آباد میں اسلام کے خلاف صف آرا ہے
[illegible]
[illegible] کے سٹاف کی اکثریت قادیانی ہے اور ان کا حال بھی یہی ہے
[illegible] قادیانی ہیں۔
ان این جی اوز نے اس وقت تیزی سے پھیلتے ہوئے دین اسلام
سے خوف زدہ ہو کر ہر قسم کے جدید الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر اسلام اور
[illegible]
[illegible] تمام مذاہب کے لوگ اسلام اور مسلمانوں سے عاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بے راہ روی اور بے حیائی۔

۱۱ ستمبر 2001ء کے واقعہ سے عالمی شیطانی [illegible] N G O s
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بقول مسلمانان عالم کر (موت سے لڑنے والوں کی خود موت محافظ
[illegible]
عنقریب اسلام کائنات کا واحد غالب دین ہوگا، صرف حق کا پرچم بلند

ہوگی۔انشاء اللہ۔ پھر کائنات کی واحد سپر پاور دین اسلام ہوگی۔

فی الوقت حکومت وقت سے ہماری انتہائی گزارش ہے کہ ماضی قریب میں جن 1990 اور مزید 200 این جی اوز پر پابندی لگائی گئی تھی۔ اور بعد میں عالمی دباؤ میں آکر پابندی اٹھائی گئی۔ کیونکہ خدا کرے تا قیامت کے ان کا واسطہ جب حکمرانوں کے گریبان ہو گئے اور ان کی مظلوم عوام ہوگی۔ ہوش میں آئیے۔ ذرا اس ظلم پر غور و فکر کیجیے اور ان شیطانی، ظالم اور انسانیت کی قاتل این جی اوز پر نہ صرف دوبارہ پابندی لگائیں بلکہ انہیں جڑ سے اکھاڑ باہر پھینکیں۔ اس سے وابستہ سٹاف مرد و خواتین کی، ان کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی خفیہ اداروں سے نگرانی کرائیں۔ ان کی رہائش، کردار اور رہن سہن کی مکمل تصدیق کرائیں۔ ان کے فنڈز، بیرونی امداد، آمدن اور اخراجات کا شفاف احتساب کیا جائے۔ سالانہ کارکردگی کی رپورٹ اور تنقیدی جائزہ منظر عام پر لایا جائے۔ جزا اور سزا کا قیام عمل میں لا کر جرائم میں ملوث مرد و خواتین کو سزا دی جائے اور اس کے لئے ملکی قانون پہلے سے ہی۔ 1961ء ایکٹ موجود ہے اور یہ یاد رہے کہ بہت سے اسلامی ممالک بنگلہ دیش، سوڈان سمیت این جی اوز کو عبرتناک انجام دے چکے ہیں۔

M.N.C.s اب آئیے اسی بدترین ظلم اور شیطانی کھیل کی ایک نئی شاخ M.N.C.s ملٹی نیشنل کمپنیز کا ایک نظر جائزہ لیں

پاکستان کی معیشت شروع سے ہی چند ہاتھوں میں رہی ہے جس سے وسائل و ذرائع کی تقسیم غریبوں کے لئے نقصان دہ رہی ہے اور غربت بڑھتی گئی ہے۔ اب عالمی سطح پر ترقی یافتہ ممالک اپنی شاطرانہ اور غیر منصفانہ حکمت عملی کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کے وسائل، ذرائع اور معیشت پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان اس وقت اسی بین الاقوامی سازش کا شکار ہے اور اس کی معیشت زوال پذیر ہے۔ اب ان حالات میں پاکستان کی ہر حکومت نے ورلڈ بینک، آئی ایم ایف کے سود جیسے گورکھ دھندے کی امداد کا سہارا لیا تو ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پوشیدہ ہتھیار M.N.C.s ملٹی نیشنل کمپنیز کو بھی فوراً میدان میں اتار لیا جنہوں نے پاکستان سمیت غریب اسلامی ممالک کی خوراک، زراعت اور معیشت پر قبضہ کر لیا۔ اور W.T.O ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن بھی قائم کر دی اور عالم گیر آزادانہ تجارت کا نعرہ شروع کر دیا۔ پاکستان سمیت 144 ممالک کو اس تنظیم نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس کے معاہدے اور قوانین پاکستان سمیت دیگر اسلامی ممالک کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں مثلاً ترقی یافتہ ممالک، غریب ممالک کو قرضوں کے جال میں پھنسا کر قرضے اتارنے کے لیے ان سے زیادہ سے زیادہ برآمدات حاصل کرتے ہیں۔ عالمی منڈی میں ان ممالک کی سپلائی بڑھ جاتی ہے اور معاوضہ کم ہو جاتا ہے جس سے قرضوں کی ادائیگی مزید مشکل ہو جاتی ہے۔ اور ان ممالک کی معیشت ہمیشہ زوال پذیر رہتی ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی تو برصغیر تک محدود تھی لیکن W.T.O انہی خطوط پر چل کر پوری دنیا پر معاشی قبضے کا خواب دیکھ رہی ہے۔ حالانکہ اس کا بنیادی مقصد آزادانہ تجارت کا فروغ اور تجارتی تنازعات کا حل کرنا ہے۔ اس تنظیم کا مرکزی دفتر جنیوا سوئٹزرلینڈ میں ہے۔

اب تھوڑا سا واپس چل کر ملٹی نیشنل کمپنیز کی بھیانک تصویر دیکھتے ہیں۔

یہ کمپنیاں مسلم ممالک میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اور ہمیں معاشی غلامی کی دلدل میں دھکیل رہی ہیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول اور زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے ہر جائز و ناجائز ذرائع استعمال کر رہی ہیں۔ غریب اسلامی ممالک میں سستی محنت سے زیادہ منافع لینے، ان کے نایاب وسائل و ذرائع کو بے دریغ استعمال کرنے کے لئے غیر ضروری سیاسی دباؤ بھی ڈالتی ہیں۔ ان کا منافع کمپنیوں اور مالک افراد ہے ہیں نہ کہ ملک اور ان کے شہری۔ آئیے ان کا طریقہ واردات سمجھیں۔ یہ کمپنیاں کسی بھی نئی چیز کو اپنے ملک (آبائی ملک) میں ایجاد کرتی ہیں وہاں ریسرچ آرگنائزیشن رکھتی ہیں پھر غیر ملکوں میں کارکنوں کو تربیت دیتی ہیں وہاں ان کی سستی محنت سے تیار کرواتی ہیں اور وہیں پر زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرتی ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انہی ممالک میں یہ کمپنیاں اپنا لائسنس مہنگے داموں فروخت کر دیتی ہیں اور مقامی کمپنیاں مہنگائی کو فروغ دیتی ہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنی مصنوعات ترقی پذیر ممالک میں مقامی مصنوعات سے کم قیمت پر

فروخت کر کے مقامی کمپنیوں سے ترقی کا راستہ چھین لیتی ہیں۔ چوتھا طریقہ یہ ہے کہ ان مذکورہ غریب اسلامی ممالک کے سرمایہ کاروں کو اپنے ممالک میں زیادہ سے زیادہ مراعات دے کر ان کا سرمایہ اپنے ممالک منتقل کرا لیتی ہیں اور ان غریب ممالک کی مقامی منڈی میں سرمایہ کاری تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ پانچواں طریقہ یہ ہے کہ یہ کمپنیاں درآمد پر عائد ٹیرف ڈیوٹی بچانے کے لیے اپنے پلانٹ دوسرے ملکوں میں لے جاتی ہیں اور یوں بہت کم سرمائے سے بہت زیادہ منافع حاصل کر لیتی ہیں مثلاً امریکی اور اسرائیلی یہودیوں کا کوکا کولا، پیپسی (جن کا اب مسلمانان عالم مکمل طور پر بائیکاٹ کر چکے ہیں) نیسلے جو سوئٹزر لینڈ کی کمپنی ہے ان کے پیداواری یونٹ ہر ملک میں موجود ہیں جیسے امریکی جنرل موٹر کمپنی، جرمن کمپنی Siemens جو برقی آلات بناتی ہے، آئی بی ایم IBM امریکی کمپنی، ٹویوٹا جاپانی، شیل SHELL برطانیہ اور ہالینڈ کے پٹرول پمپس اسی طرح بینکنگ، ڈٹرجنٹ، کمپیوٹر، ادویات، الیکٹرانکس، کاس کی، پٹرولیم اور خوراک وغیرہ کی کمپنیاں ہیں یہ تقریباً 200 امریکی، 80 یورپی اور 20 جاپانی کمپنیاں ہیں جو مقامی کمپنیوں پر حاوی ہو جاتی ہیں اور وہاں مہنگائی کا باعث بنتی ہیں۔ یہ کمپنیاں ترقی پذیر ممالک کی سالانہ آمدنی سے بھی زیادہ منافع کماتی ہیں۔ ان بڑے بڑے اداروں کے مفادات اور آپریشنز بہت سے ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں یہ اپنے مہنگے ترین اشتہارات کے ذریعے سگریٹ، شراب اور زہر تک بیچ لیتے ہیں اور بین الاقوامی مارکیٹ میں زیادہ سرمایہ اور اثر و رسوخ کی وجہ سے مقامی کمپنیوں کو تباہ کر دیتی ہیں اور پوری دنیا کو اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کے لئے اپنے پنجوں میں جکڑ لیتی ہیں اور اس عالمی سیلاب میں مقامی لوگوں میں مقابلہ کی فضا ختم ہو گئی ہے یوں یہ ادارے نئے سامراجی نوآبادیاتی دور کا آغاز کر چکے ہیں۔ عالمی نا انصافی بڑھ رہی ہے۔ اختیارات چند ہاتھوں میں رہ گئے ہیں۔ ہمارے قدرتی وسائل و ذرائع، معدنیات، تیل کے ذخائر پر یہ کمپنیاں، ادارے اور ملک اپنے پنجے گاڑ چکے ہیں ان کا استحصال اور ضیاع کر رہے ہیں اور نتیجتاً ہمارے ہاں مہنگائی دن دگنی رات چوگنی بڑھ رہی ہے۔ تعلیم یافتہ افراد بے روزگار بیٹھے ہیں اور ان پر آئے دن ٹیکس بڑھ رہے ہیں۔ ان کمپنیوں کا عالمی مواصلاتی نظام، مغربی نت نئی ایجادات ہمارے اسلامی طرز زندگی پر انتہا درجے کے منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ اسلامی ممالک میں حرام اجزاء پر مبنی مصنوعات مثلاً سور کی چربی سے تیار ہونے والی ہزاروں مصنوعات جن میں peprin اور الکوحل ملے اجزاء شامل ہیں۔ دھڑا دھڑ فروخت کر رہی ہیں اور ساتھ ساتھ سیاسی و مذہبی مفادات بھی حاصل کر رہی ہیں۔ غریب ممالک کے مسائل کی پرواہ کیے بغیر وہاں سے صرف منافع ہر قیمت پر حاصل کر رہی ہیں اور یوں مسلمانوں کا خون نچوڑ رہی ہیں۔

مسلمانو: ان عیاری، دشمنان اسلام کی قومی اور بین الاقوامی سازشوں کو سمجھ جاؤ اپنے وسائل و ذرائع اپنے ہاتھ میں واپس لو۔ یہودیوں، کافروں کی غیر ملکی مصنوعات کا مکمل اور ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ کر کے اپنی قومی اور مقامی مصنوعات کو اپناؤ۔ علاقائی معیشت کو ترجیح دو۔ مقامی شراکت کو مضبوط کرو۔ سرمایہ اپنے ملک اور دوسرے اسلامی ممالک میں لگاؤ سودی کاروبار جو سراسر خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا ہے اس سے بچو۔ اپنی غریب عوام کے ہاتھ مضبوط کرو۔ اسلامی اور حلال طریقوں سے بنی ہوئی اشیاء کھاؤ اور بیچو۔ مقامی اور اسلامی مشروبات تیار کرو۔ جس طرح ایران نے زم زم عالمی سطح پر تیار کیا ہے۔ یہ کوکا کولا، پیپسی، سپرائٹ، مرنڈا، سیون اپ، فانٹا، شیزان، نیم یہ کافروں، یہودیوں کے مشروبات فوراً ترک کر دو۔ صرف مسلمانوں کی صنعت معیشت، زراعت، ٹیکنالوجی، پر توجہ دو تاکہ کل غیر مسلموں کے ہاتھوں مغلوب نہ ہو جاؤ۔ اپنی ملکی زراعت کو بہتر سے بہتر بناؤ جس پر اس مملکت خداداد کی ۷۰ فیصد آبادی کا دارومدار ہے۔

اے مسلمانو: اپنے اپنے سینوں میں جھانکو، تمہیں نظر آئے گا کہ فلسطین، کشمیر، بوسنیا، چیچنیا تمام مقبوضہ علاقوں میں ہم نے اپنی بہنوں، بیٹیوں، بیویوں، ماؤں کی عصمت دری خود کرائی۔ ان کی عزتیں خود لٹوا دیں۔ اپنی نسل کشی خود کروائی۔ اپنی املاک خود تباہ کیں، وہاں کفار کا قبضہ ہم نے خود کرایا ہے۔ اسلام کو ہم نے خود مغلوب کر دیا۔ اس طرح کہ ہم نے غیر مسلموں کی مصنوعات نسل در نسل کر کے ان کی معیشت اور صنعت کو اس قدر پروان چڑھایا کہ وہ ہمارے ہاتھوں سپر پاور بن کر ہمیں ہی تباہ و برباد کر رہے ہیں، ذلیل و رسوا کر رہے ہیں۔ آج بھی جاگ جاؤ، صرف مسلمانوں کی مصنوعات پروان چڑھاؤ۔

☆......☆......☆

محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ

بمقام مرکزی جامع مسجد شان مصطفیٰ بیری چوک

21 اپریل: صاجزادہ حامد رضا صاحب سیالکوٹ

22 اپریل: صاجزادہ علامہ محمد رمضان اویسی صاحب

23 اپریل: علامہ رضا ثاقب صاحب

24 اپریل: علامہ مفتی احمد عزیز اللہ صاحب

25 اپریل: علامہ محمد سید شہباز احمد بخاری صاحب

26 اپریل: پروفیسر علامہ عبدالرحمٰن بخاری صاحب

27 اپریل: صاجزادہ غلام بشیر صاحب

28 اپریل: صاجزادہ بدر منیر گلفام صاحب

29 اپریل: محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

30 اپریل: علامہ رضاء الدین صدیقی صاحب

01 مئی: علامہ غلام مصطفیٰ مجددی صاحب شرگڑھ

(زیر اہتمام مرکزی بزم نعت سیالکوٹ)

حسب سابق ماہ ربیع الاول میں 12 روزہ محافل میلاد زیر اہتمام شیران اسلام و بزم لاثانی تحصیل ڈسکہ انتہائی تزک و احتشام سے منعقد ہونگی۔ (ان شاء اللہ)

الداعی الی الخیر: حاجی عبدالرزاق

خوشخبری

'الحقیقہ' کے باذوق قارئین کے پرزور اصرار پر حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی تصنیف لطیف

"توحید اور محبوبان خدا کے کمالات"

شائع ہوگئی ہے

منگوانے کا پتہ: لاثانی بک سنٹر بمقابل نیشنل بنک ریلوے روڈ شرگڑھ

Monthly **Mujillah Al-Haqiqa** April 2004
Reg. NO. C.P.L 590

یارب العلمین ﷻ

حضور سرور عالم ﷺ کے یوم میلاد کے حسین موقع پر

یا رحمۃ للعلمین ﷺ

نویں سالانہ عظیم الشان

میلاد کانفرنس

بتاریخ
20 اپریل 2004ء
بروز منگل

بمقام
جامع مسجد نور جمال
روڈ شکر گڑھ

تعاون
افضل قادری

نماز عصر تا 12 بجے رات

پیر طریقت رہبر شریعت الحاج
حضرت پیر سید اسماعیل شاہ صاحب
علی پور شریف
حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی صاحب
(راوی ریان شریف)

زیر صدارت
ظفر اقبال شاہ صاحب
سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف ضلع نارووال

زیر قیادت
حضور مفکر اسلام
پروفیسر محمد حسین آسی صاحب

خطابات

علامہ پیر سید
محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی
بھکھی شریف

علامہ پیر سید
فدا حسین شاہ صاحب
حافظ آبادی

مہمان خصوصی
بدر الدجیٰ فاروقی

نظامت
غلام مصطفےٰ

مہمان خصوصی
میاں خلیل احمد

منجانب : ادارہ تعلیمات مجددیہ شکر گڑھ ۔ بزم لاثانی پاکستان ۔ شیران اسلام پاکستان